سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات،6۔ مئی 2021

(یوم الخمیس،23۔رمضان المبارک 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 : شمارہ 3

161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.
MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER :	to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

162

حصہ دوم

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

مورخہ 9۔مارچ 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں

1۔ محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2۔ جناب مظفر علی شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائداعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری Ban لگایا جائے۔ مزید برآں Printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر Forfeit کئے جائیں۔

3۔ شیخ علاؤالدین: معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

163

4۔ محترمہ خدیجہ عمر: یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

2۔ محترمہ خدیجہ عمر: 2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

164

3- محترمہ سبرینا جاوید: انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحتمندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

4- جناب محمد طاہر پرویز: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

5- محترمہ ثانیہ کامران: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے۔

165

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعرات، 6- مئی 2021

(یوم الخمیس، 23- رمضان المبارک 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 01 بج کر 05 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ﴿٢﴾
لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ
فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمۡرٖ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطۡلَعِ ٱلۡفَجۡرِ ﴿٥﴾

سُورَۃُ القدر آیات 1 تا 5

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیاO اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہےO شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہےO اس میں فرشتے اور روح القدس ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیںO یہ رات طلوع فجر تک امن وسلامتی ہےO

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

نبی خاتم الانبیا کے بر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
محمد ﷺ کا ثانی محمد ﷺ ہمسر پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلی ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
جسے حق نے بلوایا عرش عُلیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیانہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر جو محکمہ جیل خانہ جات کے سوالات pending ہوئے تھے ان کو take up کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1449 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 1817 بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1901 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1938 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 2116 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل اور ہائی سکیورٹی جیل کے ہسپتال میں "اے" اور "بی" کلاس میں اسیران کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*2116: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ضلع ساہیوال اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں ہسپتال موجود ہیں اگر موجود ہیں تو کتنی کلاسز پر مشتمل ہیں کیا ہسپتال میں اے کلاس اور بی کلاس کیٹیگری میں اسیران کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا ہسپتال میں موجود اے، بی کلاسز میں اسیران سے ماہانہ رقم وصول کی جاتی ہے کیا ان اسیران کا سرکاری کھاتہ سے مفت علاج معالجہ کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت

آتی ہے وہاں پر کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں تمام طبی سہولیات ادویات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت سنٹرل جیل ساہیوال اور HSP ساہیوال میں موجود طبی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں 48 بیڈز پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں بلا تفریق کسی بھی کلاس کے اسیر کا علاج کیا جاتا ہے۔ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال میں ہسپتال موجود ہے۔ ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال پر کیونکہ خطرناک دہشت گرد اسیران موجود ہیں اس لئے ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال کے ہسپتال میں اے کلاس، بی کلاس کیٹیگری موجود نہ ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال ہسپتال میں کوئی بھی مریض اے کلاس اور بی کلاس داخل نہ ہے اور نہ ہی کسی سے ماہانہ رقم وصول کی جاتی ہے تمام بیمار اسیران کا مفت علاج کیا جاتا ہے جس کے لئے حکومت فنڈ مہیا کرتی ہے۔

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ہسپتال میں "اے"، "بی کلاس" کیٹیگری کا کوئی بھی قیدی موجود نہ ہے۔ کوئی ماہانہ رقم وصول نہ کی جاتی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال میں موجود اسیران کو ہر قسم کی طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اسیران کے بہترین علاج معالجہ کے لئے جیل میں تعینات میڈیکل آفیسر اسیران کا علاج معالجہ کر رہا ہے اور مزید تشخیص کے لئے متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز بلوا کر اسیران کا چیک اپ کروایا جاتا ہے اور ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ سنٹرل جیل ساہیوال میں 10 بیڈز پر مشتمل ایک Drug Rehabilitation Center قائم ہے اور جیل ہسپتال میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کرنے کی سہولت میسر ہے۔

1. Drug screening test
2. HCV screening test
3. HBV screening test

4. HIV screening test
5. BSR screening test

مزید برآں دیگر ٹیسٹوں کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے دریافت کیا تھا کہ جو سنٹرل جیل ساہیوال ہے اور ہائی سیکورٹی جیل ساہیوال ہے اس میں ہسپتال موجود ہیں تو انہوں نے جواب میں بتایا کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں 48 بیڈز کا ہسپتال موجود ہے اور ہائی سیکورٹی جیل میں کتنے بیڈ کا ہسپتال ہے انہوں نے اس کا نہیں بتایا تو secondly میں آپ کے توسط سے supplementary question یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سنٹرل جیل اور ہائی سیکورٹی جیل میں کتنے prisoners ہیں۔ ان قیدیوں کے مطابق یہ ہسپتال کافی ہے یا اس میں کوئی گنجائش بڑھائی جاسکتی ہے یا اس میں اور کتنی بہتری لاسکتے ہیں یعنی کتنے بیڈز کا اضافہ کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس میں انہوں نے جو قیدیوں کی تعداد کے حوالے سے پوچھا ہے تو یہ question نیا بنتا ہے کیونکہ اس سوال میں تعداد نہیں پوچھی گئی تھی تو یہ دوبارہ سے question put کر دیں گے تو تعداد کا بھی پتا چل جائے گا۔ انہوں نے دوسرا ہائی سیکورٹی جیل ساہیوال کے بارے میں پوچھا ہے تو یہ ہمارے پورے پنجاب کے اندر sensitive جیل ہے جس میں دہشت گرد اور شیڈول میں جس قسم کے کریمینل ہوتے ہیں، اس میں تھوڑی obligations تھی کہ ہم اس کی اندر کی information باہر لیک نہیں کر سکتے۔ باقی بتا دیا ہے جو انہوں نے اے کیٹیگری اور بی کیٹیگری کا پوچھا ہے۔ اب اے کیٹیگری کا concept ختم ہو چکا ہے جو کہ آپ کے دور کے اندر ہوتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ہائی سیکورٹی جیل کا پوچھا ہے قیدیوں کے نام نہیں پوچھے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہاں قیدی جتنے بھی ہیں ان کو facilitate کرنے کے لئے ہسپتال کی capacity ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! وہ جواب میں آگیا ہے کہ ہسپتال موجود ہے اور مناسب طریقے سے ان کی hospitality ہوتی ہے، ان کو facility دی جاتی ہے اور یہ سارا کچھ موجود ہے انہوں نے کچھ detail پوچھی تھی وہ detail بھی دی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ یہ جو قیدی ہیں ان کو بھی وہی facility مل رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بالکل ان کو facility مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: لیکن آپ اِن کو اُن کے ساتھ mix کیسے کریں گے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہائی سکیورٹی جیل میں صرف ایک ہی کیٹیگری ہے۔

جناب سپیکر: کیا وہاں ان کا ایک علیٰحدہ ہسپتال ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، علیٰحدہ ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر: کتنے بیڈز کا ہسپتال ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے اس کی detail نہیں پوچھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے نہیں پوچھی لیکن کچھ چیزیں ہیں جو میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ چوہان صاحب! جو maximum security والا idea تھا یہ ہمارے دور میں، میں نے شروع کیا تھا اور ہم نے باقاعدہ نقشے بھی باہر سے منگوائے اور اس پر ہم نے بہت کام کیا تاکہ عام قیدی کے ساتھ نہ ان کا کھانا پینا اور نہ ہی ان کی medical facility ساتھ ہو بلکہ یہ کوشش کی گئی تھی کہ ان کی ہر چیز وہیں ہو اور علیٰحدہ ہو۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جو دہشت گرد اور سپیشل قسم کے کریمنلز اندر رہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ مجھے پتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! human being انسانی حقوق سے متعلقہ جو ان کے rights ہیں وہ تمام facilities ان کو وہاں available ہیں۔

جناب سپیکر: میڈیکل کی facility بھی available ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میڈیکل کی بھی اور باقی تمام سہولیات available ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ آپ جتنی ذاتی دلچسپی لیتے ہیں تو میں آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ میں نے تو وہ سوال ہی نہیں کیا جس کا منسٹر صاحب کو سوالوں کے جواب دینے کی بہت جلدی ہے، نہ میں نے کلاسیں پوچھیں ہیں اور نہ ہی مجھے کلاسوں کا کوئی شوق ہے۔ supplementary question میں گزارش کی ہے اور یہ میرا پہلا supplementary question ہے کہ یہ جس کو مقدس گائے سمجھتے ہیں کہ اس کا ذکر ہی نہیں کرنا تو کیا ہے، آپ نے بالکل درست فرمایا کہ میں نے ہائی سیکورٹی جیل کا یہ پوچھا نہیں ہے کہ اس میں کتنے قیدی ہیں اور کس کس کیٹیگری کے ہیں؟ دہشت گرد ہیں کیا ہیں کیا نہیں ہیں۔ میں نے ایک simple سوال کیا ہے اور ایک تو انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ میں نے تعداد نہیں پوچھی تو میں supplementary question میں یہی پوچھنا ہے۔ آپ ایک جگہ پر بتا رہے ہیں کہ ساہیوال سنٹرل جیل میں 48 بیڈز کا ہسپتال ہے تو ہم عوام جن کے حقوق کے لئے آتے ہیں تو مجھے جب یہ نہیں بتائیں گے کہ ان کے پاس prisoners کتنے ہیں اور وہ جیل میں ہسپتال ان کی سہولت کے لئے کم ہے یا زیادہ ہے تو جب یہ prisoners کی تعداد کا بتائیں گے نہیں تو ہمیں کیسے پتا چلے گا؟ Secondly یہ کہ میں نے جو عرض کیا ہے کہ جو سوال میں موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس طرح کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ ایک منٹ ذرا بیٹھ جائیں۔ چودھری ظہیر الدین! ایک منٹ ذرا مجھے بات کرنے دیں۔ جی، چوہان صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہماری سینٹرل جیل ساہیوال کی 1765 total population ہے اُس کے لئے 48 بیڈز کا ہسپتال ہے یہ جواب میں بھی آ گیا ہے۔ باقی جو میرے فاضل دوست نے پوچھا کہ High Security Prison تو اُس میں ہمارا 40 بیڈز کا ہسپتال ہے۔ باقی facilities---

جناب سپیکر: وہ 40 بیڈ کا ہسپتال الگ سے ہے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! وہ HSP جیل کے لئے 40 بیڈز کا ہسپتال ہے اور جو سنٹرل جیل ہے اُس کے لئے 48 بیڈز کا ہسپتال ہے دونوں کے الگ الگ ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک آپ کی بات آ گئی۔ اب چوہان صاحب آپ دیکھیں جو 48 بیڈز ہیں تو وہ 1700 قیدیوں کے لئے کافی نہیں ہیں۔ لیکن آپ کی حکومت کو آئے ہوئے تو اڑھائی سال ہوئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دس سال میں قیدیوں کی تعداد چلیں 200 بڑھی ہو گی یا 300 بڑھی ہو گی تو جو ارشد ملک صاحب آپ کی پارٹی کی حکومت رہی ہے آپ کا ضلع بھی ساہیوال ہے تو یہ کیا ہو تا رہا ہے؟ مجھے ویسے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو قیدیوں کا menu میں نے خود اپنے ہاتھ سے Nutritions سارے بیٹھا کر set کیا تھا اب پچھلے دس سال سے اُس کی quality وہ نہیں رہی۔ میں اس کو چیک کرتا رہتا تھا دوسرا میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے کتنی جیلوں کے جال بچھائے ہیں لیکن جو capacity اتنی بڑھی ہے تو اُس حساب سے اس طرف توجہ دس سال میں نہ ہونے کے برابر ہے یہ تو اب آئے ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے جو حقیقت ہے وہ بیان ہونی چاہئے۔ اس میں جو کمی کوتاہی رہی ہے جو کہ میں نے وہ کام بھی شروع کیا تھا کہ آتے ہی قیدی کا ایکسرے ہو، اُس کے scan کئے جائیں یہ چیزیں ہم نے مہیا کر کے دینی شروع کر دی تھیں اب یہ بھی نہیں ہو رہا۔ یہ چیزیں unfortunately ignore ہوئی ہیں۔ یہ پورا سیکٹر ہی ignore ہوا ہے۔ ارشد ملک صاحب آپ نے تو کچھ نہیں کرنا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ایک تو وہ دس سال ہیں یا پانچ سال---

جناب سپیکر: ہن تُسیں دس سال دے پنج سال کر دتے نیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی کریں مینوں تے exempt کرو میرا اس دے وچ کوئی اتنا قصور نیں اے۔

جناب سپیکر: آپ کا تو قصور ہے ہی نہیں۔ میں بالکل نہیں کہہ رہا مجھے پتہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب اگر مجھے تھوڑی سی بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو اس وقت دور جا رہا اور جو اس وقت اس ایوان کا وزیر اعلیٰ ہے اُس کا ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے۔ میں تو on the floor of the House کھڑے ہو کر ایوان میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ کرے کہ چودھری پرویز الٰہی کا دور ہی واپس آ جائے جس کے بارے میں سنا ہے کہ وہ بڑا دور تھا تو اللہ کرے کہ آپ کا دور آ جائے۔ یہ جو اس [*****] اس سے تو آپ کا دور کروڑ درجے بہتر تھا اور میں آپ کو یہ عرض کروں منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے جو جیل کے حالات ہیں میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ سوال پر بڑا personal interest لیتے ہیں یہ دیکھیں کہ 1765 قیدی ہیں اور 48 بیڈز کا ہسپتال ہے اور اگر اُن میں سے خدانخواستہ کسی کو دل کی تکلیف ہو جائے، کسی کو کچھ ہو جائے وہ جیل سے باہر نکلتے نہیں تو اُن کی جان نکل جاتی ہے اور وہاں پر جو انہوں نے ٹیسٹ دیئے وہاں پر آپ ان سے عملہ پوچھ لیں کہ وہاں ان کا سٹاف کتنا ہے یہ مجھے سٹاف بتا دیں اور وہاں پر جو ٹیسٹ ہو رہے ہیں وہ limited سے ہیں تین سے چار ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو کیا اُن قیدیوں کا fundamental right نہیں ہے؟

---

* بحکم جناب چیئرمین مباحثات مورخہ 7۔ مئی 2021 کے صفحہ نمبر 287 کے تحت الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: محمد ارشد ملک ! آپ کی ایک چیز بنتی ہے اس کے بارے میں اگر چوہان صاحب کے پاس information ہے تو چلیں دے دیں اور جو 48 بیڈز کا ہسپتال ہے اُس میں testing کی facility کیا ہے اور اُس میں کون کون سا شعبہ اُن کے پاس ہے کیا کوئی Cardiologist کی بھی facility حاصل ہے کیا کوئی جو دوسری بیماریاں ہیں اُس حوالے سے بھی کوئی شعبہ ہے؟ مجھے یاد ہے 1996 میں بھی جیل گیا تھا تو وہاں پر ایک ہی ڈاکٹر ہر فن مولا تھا اور کچھ بھی نہیں تھا تو میں وہاں رہ کر اُس وقت دیکھتا رہا تو جب اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو پھر میں نے سارا ٹھیک کیا لیکن اب اس ہسپتال میں کیا کیا سسٹم ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ایک تو میرے فاضل دوست نے عملے کی تعداد پوچھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک extra question ہے وہ fresh question put کر دیں تو اُس کی بھی detail آجائے گی باقی جہاں تک آپ نے کہا کہ ڈاکٹرز کی اور medical facilities کیا ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ ہر ہسپتال کے اندر ایک میڈیکل آفیسر ہوتا ہے، ایک ڈسپنسر ہوتا اور تمام میڈیکل کی جو facilities ہیں اگر کسی کو کوئی ایمرجنسی ہو جاتی ہے تو متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے اور اگر شہر کا کوئی متعلقہ بڑا ہسپتال ہو نہیں تو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہو گا، نہیں تو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہو گا وہاں پر اُن کو۔۔۔

جناب سپیکر: فیاض الحسن چوہان! آپ کے پاس محکمہ آئے دو مہینے ہوئے ہیں۔ کوئی نہیں ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ there is no concept of the classes in the jail and recently جو 1984 کے Prisons Rules ہیں انہوں نے amendments کی ہیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ انہوں نے classes کے حوالے سے amendments کی ہیں ان کے جیل کے rules میرے پاس ہیں میں نے ان کو re-check بھی کیا ہے اور جو fundamental rights ہیں اور آپ نے بالکل درست فرمایا ہے جو آپ نے جرمنی اور دوسری جگہوں سے یہ سارا

اور better class کہ ہے یہ میں اُس تو ہے ہوا کیا حفظ نے ہم بلکہ ہے بھی یاد ہمیں لیا، sketch
فلاں class اور کیا کیا چیزیں وہ قیدی رکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس حد تک میں چاہوں گا جو ڈیپارٹمنٹ
ہے وہ معزز منسٹر صاحب کو یہ بتائے کہ ہم نے اُس میں یہ یہ amendments کی ہیں rules
72,74,75,76 ان میں amendments ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم اور سوال لے لیتے ہیں سوال کو ختم کرنے سے پہلے چوہان صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میں نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے سوال کر لئے ہیں آپ نے دو ضمنی سوال کرنے تھے وہ آپ نے دو تین ضمنی سوال کر لئے ہیں۔ اب آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیں اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک ضمنی سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں اب آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، کیا بات ہے؟ last one

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بالکل۔ آپ کا شکریہ میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت سنٹرل جیل ساہیوال اور HSP Sahiwal میں موجود طبی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے اقدامات اُٹھا رہی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو وجوہات بیان فرمادیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو طبی سہولیات ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو منسٹر صاحب بار بار بات فرما رہے ہیں کہ آپ انہیں بتائیں کہ اس floor پر ہم آئے ہیں تو ہر سوال نیا سوال نہیں ہے۔ supplementary question کس کو کہتے ہیں جب ایک مین سوال ہو گیا تو اُس کے بعد ضمنی سوال ہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں یہ تو بات ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر نہ تو سٹاف ہے اور نہ وہاں پر WMO ہے نہ وہاں پر heart کا Specialist ہے، نہ وہاں پر کوئی Skin Specialist ہے اور

وہاں پر جو قیدی ہیں وہ تو بے چارے پہلے ہی ستائے ہوئے ہیں، پہلے ہی حالات کے معاملات کے ستائے ہوئے ہیں تو کون اُن کا خیال کرے گا؟

جناب سپیکر: جناب ارشد ملک! اب آپ بیٹھ جائیں میری بات سنیں دیکھیں جو سٹاف جو پچھلے دس سال سے چلا آرہا ہے وہ سٹاف چوہان صاحب نے بتا دیا ہے اب اس کو جانے دیں۔ چوہان صاحب آپ ایک منٹ میری بات سنیں آپ کے لئے یہ بات ہے کہ آپ جتنا عرصہ جیل خانہ جات کے منسٹر ہیں کم از کم آپ کچھ چیزیں ایسی کر جائیں کہ جو کہ قیدیوں کی طبی سہولت میں اضافہ ہو جائے اُن کی میڈیکل facilities میں اضافہ ہو جائے وہ آپ کو ایک credit جائے گا یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے وہ آپ کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، بہتر۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال نمبر 3808 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی اُنہی کا ہے۔۔۔

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ تو بولتی نہیں آپ بیٹھی ہوئی ہیں۔

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! میں آپ کا wait کر رہی تھی آپ کہیں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں محترمہ عظمٰی کاردار آپ اپنا سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3477 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں اسیران کی دادرسی کی درخواستیں بذریعہ جیل سپرنٹنڈنٹ ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*3477: **محترمہ عظمٰی کاردار:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیل میں بند سزا یافتہ قیدی دستی یا بذریعہ ڈاک اپنی کوئی بھی دادرسی کی درخواست کسی بھی محکمہ کو بھجوا سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بند بعض سزایافتہ قیدی اپنے مخالفین کو انڈر پریشر کرنے کے لئے دیگر اداروں میں ملازم ان کے دوست احباب کے خلاف نام نہاد شکایات پر مبنی درخواستیں ملی بھگت سے سپرنٹنڈنٹ جیل کے کورنگ لیٹر کے ساتھ متعلقہ محکمہ کو بھجوا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جیل مینول کی رو سے سپرنٹنڈنٹ جیل کسی بھی قیدی کی ذاتی درخواست پر آفیشل کورنگ لیٹر لگانے کا مجاز نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اختیارات سے تجاوز پر بعد از انکوائری سپرنٹنڈنٹ مذکورہ کے خلاف انضباطی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ سپرنٹنڈنٹ نے 2019 کے دوران کورنگ لیٹر کے ساتھ جو درخواستیں محکمہ جات کو بھجوائیں ان کی تفصیل مع نام قیدی اور درخواست کا نتیجہ بھی بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) جی ہاں! بمطابق قوانین جیل خانہ جات درست ہے کہ کوئی بھی قیدی بذریعہ ڈاک اپنی دادرسی یا صفائی پیش کرنے کے لئے کسی بھی سرکاری محکمہ کو خط بھجوا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس امر کی اجازت سپرنٹنڈنٹ جیل دے۔ پاکستان پریژن رولز کے درج ذیل قواعد کے تحت قیدی اپنا خط بھجوا سکتا ہے۔

قاعدہ نمبر 542 حکومت یا حکومتی افسران سے عرضداشت:

"قیدیوں کو حکومت، انسپکٹر جنرل اور حکومتی آفیسران سے ان کی سرکاری حیثیت میں عرضداشت پیش کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی شکایات کا ازالہ کرسکیں۔ عرضداشت صرف شکایات کے بارے میں ہونی چاہئے۔ اور اس میں الزام تراشی اور غیر متعلقہ مواد نہیں ہونا چاہئے۔ ایک قیدی کے دوسرے قیدی کی طرف سے کوئی امر پیش کرنے یا مشترکہ عرضداشتیں یا درخواستوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

قاعدہ نمبر 565 حوالاتی اسیران کو، خطوط کی تعداد کی اجازت:

ہر حوالاتی قیدی کو ایک ہفتہ میں ایک خط حکومتی خرچے پر لکھنے کی اجازت ہوگی۔ اگر ملزم قیدی اپنی صفائی پیش کرنے کے سلسلے میں زیادہ خطوط لکھنا چاہے تو سپرنٹنڈنٹ اگر

ضروری سمجھے تو اسے گورنمنٹ کے خرچے پر اس امر کی اجازت دے سکتا ہے۔ اسے اپنے خرچے پر اور خطوط بھیجنے کی اجازت بھی دی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر 568 خفیہ خطوط حوالاتی اسیران:

"کسی حوالاتی اسیر نے بطور ہدایات اپنے قانونی مشیر کے جائز رازدارانہ تحریری رابطہ کے لئے کوئی تحریر کی ہو تو وہ قانونی مشیر کو بھیج دی جائے گی اور سپرنٹنڈنٹ اس رابطے کے مندرجات یا اس کا کوئی حصہ کسی دوسرے شخص کو نہیں بتائے گا۔ اس قاعدے کے مقصد کے لئے "لیگل ایڈوائزر" سے مراد لیگل پریکٹیشنر ہے جو ایکٹ xviii آف 1879 کے معنی میں آتا ہے۔ مزید برآں تحریر خدمت ہے کہ معزز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان جیل کا ماہانہ دورہ کرتے ہیں اور قیدیوں سے ان کے مقدمات کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ اس دورہ کے دوران اگر کوئی قیدی اپنا مقدمہ کے متعلق یا کسی انتظامی امور کے متعلق عدلیہ یا انتظامی محکموں میں اپنی درخواستیں بھجوانے کی درخواست کریں تو دورہ کرنے والے معزز جج کے حکم پر متعلقہ فورم پر ان کی درخواست بھیج دی جاتی ہے۔ ایسی درخواست اور خطوط کے ساتھ بھی بمطابق دفتری طریق کار کورنگ لیٹر لگایا جاتا ہے۔

(ب) ہر گز درست نہ ہے۔ کسی قیدی کی درخواست پر جب بھی کوئی درخواست یا خط دیگر سرکاری محکمہ کو بھیجا جاتا ہے تو ہر صورت میں اس امر کی یقین دہانی کی جاتی ہے کہ بھیجے جانے والے خط یا درخواست میں کوئی قابل اعتراض مواد نہ ہو۔ کسی درخواست یا خط میں اگر مدعیان کو بلیک میل کرنے یا انڈر پریشر کرنے کا عنصر ہو تو فی الفور ایسی درخواست / خط کو رد کر دیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل جہلم سے قیدیوں کی درخواستیں کسی دیگر سرکاری ادارے میں اس وقت بھجوائی جاتی ہیں اگر ان درخواستوں / خطوط میں درخواست گزار نے پاکستان پریزن رول نمبر 565 کے تحت اپنی صفائی پیش کی ہو۔ ڈسٹرکٹ جیل جہلم سے کسی بھی قیدی کی طرف سے کوئی ایسی درخواست دیگر سرکاری ادارہ کو نہ بھجوائی گئی ہے جس میں ان کے مدعیان / مخالفین کو بذریعہ ان کے دوست احباب یا ملازمین انڈر پریشر کرنے یا بلیک میل کرنے کا مواد ہو۔ چونکہ سوال متعلقہ میں

کسی قیدی کے نام کی نشاندہی نہ کی گئی ہے۔ لہٰذا دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم کے پاس قیدی کے مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں انکوائری / تفتیش کے لئے کوئی مواد نہ ہے۔

(ج) جیل مینوئل کی رو سے سپرنٹنڈنٹ جیل کسی دیگر ادارے کی طرف بھیجے جانے والے ہر خط / درخواست / مراسلہ پر کورنگ لیٹر لگانے کا مجاز ہے۔ کیونکہ پاکستان پریژن رولز کے قاعدہ نمبر 1242 کے تحت دفتری طریق کار کی رو سے رجسٹر نمبر 17 اور رجسٹر نمبر 18 میں وصول کئے جانے اور بھیجے جانے والے تمام تر خطوط کا ریکارڈ قائم رکھنے کے لئے پابند ہے۔

قاعدہ نمبر 1242 رجسٹر رکھنے کے بارے میں ہدایات:

رجسٹر نمبر 17 اور 18 وصول کئے جانے اور بھیجے جانے والے خطوط کا رجسٹر

"(i) تمام وصول کئے جانے والے خطوط کا اندراج رجسٹر نمبر 17 میں کیا جائے گا اور تمام بھیجے جانے والے خطوط بھی اسی طریقے سے رجسٹر نمبر 18 میں درج کئے جائیں گے۔ لہٰذا درج بالا قانونی رجسٹرز کی تکمیل کے لئے لازم ہے کہ ہر بھیجے جانے والے خط / درخواست کے ساتھ کورنگ لیٹر از دفتر سپرنٹنڈنٹ جیل لگایا جائے۔

(د) جیل سے بھیجے جانے والے خطوط / درخواستوں (بشمول خطوط / درخواستیں قیدیان) کے ساتھ کورنگ لیٹر لگانا درج بالا گزارشات کے تحت دفتری طریق کار کے عین مطابق ہے اور ہرگز بھی اختیارات سے تجاوز نہ کیا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم نے بمطابق قوانین دفتری طریق کار کے تحت اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔

(ہ) سال 2019 میں ڈسٹرکٹ جیل جہلم 23 قیدیوں کی درخواستیں / خطوط مختلف محکمہ جات میں بھجوائی گئیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں تحریر خدمت ہے کہ معزز جج صاحبان جیل کے دورہ پر اگر کسی قیدی یا حوالاتی کی درخواست بجھوانے کا حکم صادر فرمائیں تو ان کے حکم پر جیل کے توسط سے عدلیہ یا دیگر انتظامی محکموں کی طرف درخواست گزار قیدیوں کی درخواستیں / خطوط بجھوا دیئے

جاتے ہیں ۔ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم کے شیڈول دورہ کے دوران اگر کوئی حوالاتی اسیر اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے دیگر محکموں میں درخواست بھجوانا چاہے تو سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جہلم بمطابق پاکستان پریژن رول نمبر565 ان کی درخواستیں متعلقہ محکمہ / ادارہ کو بھجواتا ہے۔ جس پر عمل درآمد متعلقہ محکمہ کی اتھارٹی کی صوابدید ہے کہ وہ درخواست پر کیا کارروائی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں بند بعض سزا یافتہ قیدی اپنے مخالفین کو انڈر پریشر کرنے کے لئے دیگر اداروں میں ملازم ان کے دوست احباب کے خلاف نام نہاد شکایات پر مبنی درخواستیں ملی بھگت سے سپرنٹنڈنٹ جیل کے covering letter کے ساتھ متعلقہ محکمہ کو بھجوا رہے ہیں؟ میرے سوال کے جز(ب) کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ کسی درخواست یا خط میں اگر مدعیان کو بلیک میل کرنے یا انڈر پریشر کرنے کا عنصر ہو تو فی الفور ایسی درخواست کو رد کر دیا جاتا ہے اور کوئی ایسی درخواست دیگر سرکاری ادارہ کو نہ بھجوائی گئی ہے جس میں ان کے مدعیان / مخالفین کو بذریعہ ان کے دوست احباب یا ملازمین انڈر پریشر کرنے یا بلیک میل کرنے کا عنصر مواد ہو۔ محکمے نے ایوان میں ان درخواستوں کی جو تفصیل دی ہے جو کہ 2019 میں مختلف قیدیوں کی طرف سے دی گئی تھیں اس میں ایک قیدی ایسا ہے جس نے سات درخواستیں دی ہیں۔ اس قیدی نے کئی لوگوں سے ٹھیکے پر زمینیں لی ہوئی تھیں اور جب اس نے زمین مالکان کو payment کرنی ہوتی تھی تو اس کے cheques bounce ہو جاتے تھے یہ covering letter بھی لے لیتا تھا اور بعد میں پتا چلتا تھا کہ نیچے سے درخواستیں بھی تبدیل کروالی ہیں۔ اس شخص کی پہلی درخواست نمبر 8 ہے جو کہ 15-03-2019 میں دی گئی اس قیدی شخص کا نام غلام مصطفیٰ ولد محمد حسین ہے۔ اس کی پہلی درخواست جب سپرنٹنڈنٹ کے covering letter کے ساتھ گئی تو اس کا آگے سے جو محکمے نے جواب دیا وہ یہ تھا کہ اے ایس پی نے اس درخواست کی بابت انکوائری کی اور بعد از انکوائری درخواست حقیقت پر مبنی نہ ہونے کی بناء پر داخل دفتر کی گئی

یعنی کہ اس درخواست میں اس شخص نے غلط بیانی کی ہوئی تھی لیکن انہوں نے وہ درخواست آگے بھجوادی ۔ اس کے بعد اس نے پھر 2019-06-27 میں درخواست بھجوائی تو محکمے نے وہ درخواست MCB Bank کو بھجوادی تو اس کا آگے سے جواب یہ آیا کہ درخواست دہندہ کا مؤقف غلط ثابت ہونے پر درخواست داخل دفتر نہ ہوئی۔ اس بات کا پتا ہونے کے باوجود کہ یہ قیدی مدعیان کو جھوٹی درخواستوں کی آڑ میں مدعیان کو انڈر پریشر کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کے باوجود اس قیدی کی سات درخواستیں بھیجی گئی ہیں تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ جو covering letter بھیجا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہوتی ہے، کیا اس بابت سپرنٹنڈنٹ کو علم ہوتا ہے کہ جو درخواستیں بھیجی جا رہی ہیں وہ اندر کھاتے تبدیل کی جا رہی ہیں یا سپرنٹنڈنٹ جیل بھی پیسے لے کر مدعیان پر پریشر ڈالنے کے لئے ایسے قیدیوں کی درخواستیں آگے بھیجتے ہیں تو کیا وہ بھی اس میں ملوث ہوتے ہیں؟ مجھے اس بابت ذرا وزیر موصوف بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ وہ مجھ سے میرے آفس میں ملاقات کرلیں تب تک میں اس حوالے سے proper investigation کرلوں گا اس قیدی کے حوالے سے محترمہ کی جو بھی apprehensions ہیں وہ بھی دور کر دیں گے۔ میں خود بھی اس جیل کا وزٹ کروں گا کیونکہ اللہ پاک کے کرم سے ان چھ مہینوں میں، میں نے کم از کم 15 جیلوں کا وزٹ کیا ہے جو شاید ہی کسی وزیر جیل خانہ جات نے 5 سالوں میں کئے ہوں گے جو کہ میں نے گزشتہ چھ ماہ میں کئے ہیں۔ میں انشاءاللہ جہلم جیل کا وزٹ بھی کروں گا اور آئی جی جیل خانہ جات بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اس حوالے سے investigation کریں اگر کوئی قیدی اس قسم کی malfunctioning practice میں involve ہوا تو ہم اس کی پوری information محترمہ کو دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز رکن نے سوال ہاؤس میں کیا تو معزز منسٹر اس کا جواب بھی ہاؤس میں ہی دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ایسی کوئی بات نہیں مقصد تو سوال کرنے کا یہ ہے کہ سوال کرنے والا مطمئن ہو جائے تو ٹھیک ہے جی، منسٹر صاحب آپ آئی جی سے مل کر اس حوالے سے پوچھ لیجئے گا۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے ان کی request آئی ہے لہٰذا ان کے سوالات نمبر 3596 اور 3597 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: میرا سوال نمبر 3633 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قید خواتین کی بریسٹ کینسر کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

***3633: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قید خواتین میں بریسٹ کینسر کے متعلق آگاہی سیمینار کروائے گئے ہیں؟

(ب) کیا جیل میں مقید خواتین کی بریسٹ کینسر کے متعلق تشخیص اور ٹیسٹ کروائے گئے ہیں؟

(ج) کتنی خواتین میں بریسٹ کینسر کی نشاندہی ہوئی ہے اور انکے علاج کے لئے کیا لائحہ عمل اپنایا گیا ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین میں بریسٹ کینسر کے متعلق آگاہی سیمینار کروائے گئے ہیں (تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس

ضمن میں جیلوں میں تعینات وومن میڈیکل آفیسر اور LHV جیلوں میں مقید خواتین اسیران کو بریسٹ کینسر کے متعلق گاہے بگاہے آگاہی مہیا کرتی ہیں۔

(ب) جیل میں نئی آنے والی خواتین کے بریسٹ کینسر کی بنیادی تشخیص و ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ اگر کسی خاتون اسیر میں یہ علامات پائی جائیں تو متعلقہ DHQ ہسپتال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں مقید قیدی خواتین میں کسی بھی خاتون اسیر میں بریسٹ کینسر کی شکایت یا بریسٹ کینسر سے متعلق مشتبہ کیس نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا صوبہ بھر کی جیلوں میں قید خواتین میں بریسٹ کینسر کے متعلق آگاہی سیمینار کروائے گئے ہیں؟ تو اس کی تفصیل میرے پاس آگئی ہے۔ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ مزید اس طرح کے آگاہی پروگرامز ہونے چاہئیں اور جیلوں میں بریسٹ کینسر سے آگاہی کے متعلق وقتاً فوقتاً ڈیسک قائم ہونے چاہئیں۔ میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا جیل میں مقید خواتین کی بریسٹ کینسر کے متعلق تشخیص اور ٹیسٹ کروائے گئے ہیں؟ تو اس کے جواب میں محکمے نے بتایا ہے کہ ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں اور اگر کسی خاتون اسیر میں یہ علامات پائی جائیں تو اس کو متعلقہ ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ٹیسٹ ان خواتین کے لئے جاتے ہیں کیا وہ کسی خاتون کی شکایت یا اس میں پائی جانے والی علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے کروائے جاتے ہیں یا پھر جیسے ہی کوئی خاتون جیل میں enrolled ہوتی ہے تو اس کے باقاعدہ سے یہ ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں تو یہ مجھے اس حوالے سے آگاہ فرمادیں کیونکہ مجھے اس حوالے سے تھوڑی confusion ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جب تک کسی خاتون میں علامات ظاہر نہ ہوں تو اس وقت تک اس قسم کی بڑی بیماری کے حوالے سے medication کا intitiative نہیں لیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں آپ کو اس حوالے سے تھوڑا بتا دیتا ہوں کہ بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی مشین کوئی مہنگی نہیں ہے اور 50 سے 60 فیصد تک بریسٹ کینسر کے مریض میں کوئی علامات ظاہر نہیں ہوتیں جب تک کہ آپ اس مریض کا ٹیسٹ نہ کروالیں۔ یہ کوئی مہنگی مشین نہیں ہے لہذا اس حوالے سے آپ فنڈ لے کر وہاں پر مشینیں خرید لیں اور وہاں قیدی خواتین کا آپ general check up کروالیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Basic spirit اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو قیدی جیل میں آ گیا ہے اس کی ایک ایک چیز کی ذمہ دار حکومت ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قیدی جیل سے باہر ہے تو پھر اس کی ذمہ دار حکومت تو نہیں ہے پھر تو اس قیدی کے لواحقین کی صوابدید ہے چاہے وہ ٹیسٹ کروائیں یا نہ کروائیں لیکن چونکہ ایک قیدی جو کہ آپ کی custody میں ہے تو یہ چیز پھر آپ کے فرائض میں شامل ہے۔ خواتین میں بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کی علامات ظاہر ہی نہیں ہوتی ہیں اس لئے یہ کام آپ کے کرنے والا ہے کیونکہ یہ مشین کوئی اتنی مہنگی بھی نہیں ہے لہذا یہ مشینیں جیلوں میں لگوائیں تاکہ آپ کا نام بنے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! انشاءاللہ آپ کے اس پوائنٹ کو consider کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آئی جی جیل خانہ جات یہاں ایوان میں تشریف رکھتے ہیں وہ بھی ماشاءاللہ صحیح کام کر رہے ہیں لیکن آپ کو اور آئی جی صاحب کو بھی چاہئے کہ یہ ٹیسٹ ویسے ہی شروع کروادیں کیونکہ یہ کوئی مہنگا ٹیسٹ نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس میں ہوتا یہ ہے کہ جو کوئی disease viral ہونے والی ہوتی ہے ایسے مریض کے فوری طور پر ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں اس کی بات نہیں کر رہا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! جب تک آپ اپنی مشینیں نہیں خریدتے اس وقت تک آپ یہ ٹیسٹ باہر لیب سے شروع کروادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے انشاءاللہ اس کو کرتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے جس حوالے سے سوال کیا تھا آپ نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں بھی یہی کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستانی خواتین میں بریسٹ کینسر بہت تیزی سے پھیل رہا ہے تو جو خواتین جیل سے باہر ہیں ان میں اتنا شعور نہیں ہے تو جو خواتین جیل کے اندر بیٹھی ہیں وہ تو پھر اس شعور سے بہت دور ہیں۔ اگر یہ ٹیسٹ سسٹم شروع ہو جائے گا تو یہ بہت اچھا ہو جائے گا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ ٹیسٹ اتنا مہنگا بھی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہتا ہے اس کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کے سوال نمبر 3676 کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سنٹرل جیل کوٹ لکھپت اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش اور علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1449: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور کتنے رقبہ پر محیط ہے، یہ جیلیں کتنے قیدی و حوالاتی رکھنے کے لیے بنائی گئی تھیں اور اس وقت ان میں کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں کتنے کتنے بیڈز کے ہسپتال بنائے گئے ہیں، ان ہسپتالوں میں قیدیوں / حوالاتیوں کو تشخیص اور علاج کی کون کونسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا بجٹ قیدیوں / حوالاتیوں کو علاج معالجہ و دیگر اخراجات کے لئے فراہم کیا گیا؟

(د) کیا مذکورہ ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنائے یا مخیر حضرات کے تعاون سے بنائے گئے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور 32 ایکڑ رقبے پر محیط ہے، اور منظور شدہ اسیران کی گنجائش 2000 ہے۔ جبکہ اس وقت 3200 اسیران مقید ہیں۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور 62 ایکڑ اور 4 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ جیل ہذا پر منظور شدہ گنجائش 2350 ہے۔ جبکہ اس وقت جیل ہذا میں 3693 اسیران قید ہیں۔ جن میں 2470 قیدی، 1043 حوالاتی اور 180 اسیران سزائے موت کے ہیں۔

(ب) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ٹی بی وارڈ میں 16 بیڈز، وارڈ برائے عادی منشیات بحالی مرکز میں 27 بیڈز، جنرل وارڈ میں 33 بیڈز، لیبارٹری، الٹرا ساونڈ، ڈینٹل یونٹ، ECG مشین، نیبلائزر مشین، ایکسرے اور میڈیسن کی سہولیات موجود ہیں۔ جیل ہسپتال OPD, Indoor جنرل وارڈ، T.B وارڈ اور Rehabilitation Center وارڈ پر مشتمل ہے نیز مریضوں کے ٹیسٹ وغیرہ کے لیے جدید لیبارٹری اور MAH 500 کی ایکسرے مشین موجود ہے جو کہ Fully Functional ہے۔ نیز میڈیسن سٹور اور ڈینٹل آوٹ ڈور کے لیے ڈینٹل یونٹ بھی موجود ہے۔ الٹرا ساؤنڈ مشین، سکشن مشین، ریفریکٹو میٹر، ECG مشین اور کارڈیک ایمرجنسیز کو ڈیل کرنے کے لئے Defibrillator بھی موجود ہے۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور پر 56 بیڈز پر مشتمل ہسپتال ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مین جنرل وارڈ 32 بیڈز

آئسولیشن وارڈ 12 بیڈز

ٹی بی وارڈ 12 بیڈز

جیل میں اسیران کو علاج معالجہ کی تمام تر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

20 بیڈز ہسپتال کا یونٹ زیر تعمیر ہے جو کہ متوقع ہے کہ اگلے مالی سال سے پہلے مکمل ہو جائے گا۔

(ج) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر مالی سال 18-2017 میں قیدیوں / حوالاتیوں کو علاج معالجہ اور دیگر اخراجات کی مد میں 21 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ جبکہ مالی سال 2018-19 میں 12 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور پر جیل اسیران کے علاج معالجہ / ادویات کے لیے سال 18-2017 میں -/3863478 روپے، سال 19-2018 میں -/3136262 روپے اور سال 20-2019 میں -/2999832 روپے صرف کئے گئے۔

(د) 1۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں موجود ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنایا۔ تاہم ہسپتال وارڈز کی تزائین و آرائش اور لیبارٹری میں CBC Analyzer اور Chemistry Analyzer کی مشینیں مخیر حضرات کی مدد سے مہیا کی گئیں۔

2۔ سنٹرل جیل لاہور میں ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنایا۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس بی "سی "اور ٹی بی کے امراض میں مبتلا اسیران سے متعلقہ تفصیلات

*1817: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام اور ٹی بی کنٹرول پروگرام کے تحت قیدیوں میں ہیپاٹائٹس بی سی اور ٹی بی کی تشخیص کے لئے سال 2018 سے آج تک کتنی مرتبہ کیمپ لگائے گئے؟

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں مقید اسیران میں سے کتنے اسیران ہیپاٹائٹس بی سی اور ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں؟

(ج) حکومت صوبہ بھر کی جیلوں میں مقید اسیران جو ہیپاٹائٹس "بی سی" اور ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں کے علاج معالجہ اور تشخیص کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سال 2018 سے آج تک صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس بی، سی اور ٹی بی کے جن تواریخ میں کیمپ لگائے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پنجاب بھر کی جیلوں میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت کئے گئے اسیران کے ٹیسٹوں اور علاج معالجہ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس بی کے مرض میں مبتلا 154 اسیران مقید ہیں۔ ہیپاٹائٹس "سی" کے مرض میں مبتلا 526 اسیران مقید ہیں۔ ٹی بی کے مرض میں مبتلا 102 اسیران مقید ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی تمام جیلوں میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیران کا مکمل طبی معائنہ کیا جاتا ہے۔ ان امراض میں مبتلا اسیران کو جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ کو چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت و خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اسیران کو پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ہیپاٹائٹس اور ایڈز میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ ان امراض میں مبتلا اسیران میڈیکل، پیرا میڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی و نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے صوبہ بھر کی جیلوں میں مقید اسیران کی سکریننگ شروع کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جیلوں میں وقتاً فوقتاً ان امراض سے متعلقہ آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے ان امراض کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہیں۔

فیصل آباد: سنٹرل جیل کی عمارت و تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*1901: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد سنٹرل جیل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے۔اس کی عمارت کتنے بیرکس، کمروں اور دفاتر پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ، گریڈ اسامی وائز علیٰحدہ علیٰحدہ کتنی کتنی ہے؟

(ج) اس میں گریڈ16 اوراوپر کے کتنے ملازمین تعینات ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(د) اس میں قیدیوں / حوالاتیوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس میں قیدیوں کے کیا کیا سامان میسر ہے؟

(و) اس جیل کے سال18-2017اور19-2018 کے اخراجات مدوار بتائیں؟

(ز) اس جیل میںConjugal Rights کے لئے کتنے کمرے / روم بنانے کی منظوری کب ہوئی تھی ان کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔کیا یہ کمرے / رومز تیار ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد 125 ایکڑ04 کنال اور 05 مرلہ پر مشتمل ہے۔ جس میں جیل کا رقبہ 55 ایکڑ ہے رہائش گاہ کالونی کا رقبہ 18 ایکڑ ہے زرعی رقبہ 27 ایکڑ ہے ڈویلپمنٹ سکیم کا رقبہ 25 ایکڑ اور 05 مرلہ ہے سنٹرل جیل فیصل آباد میں اسیران کے لئے 9عدد بیرک، 08 سیلز، 01 ہسپتال، 01عدد کچن، 06 سزائے موت سیلز، 03 ہائی سکیورٹی انکلوژرز، 01 ہائی سکیورٹی سیل سزائے موت، 01 یو بارک ہائی سکیورٹی پر مشتمل ہے۔ ملازمین کی بیرکس 03 ہیں اور ملاقاتیان کے لئے 01 انتظار گاہ شیڈ اور 01 ملاقات شیڈ ہے۔ جیل ہذا کے 12 دفاتر 01 مین ڈیوڑھی بھی شامل ہے۔

(ب) سنٹرل جیل فیصل آباد میں تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ گریڈ اسامی وار کی تفصیل ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل فیصل آباد پر تعینات گریڈ16 اور اوپر کے ملازمین کی تفصیل ضمیمہ " B " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدیوں / حوالاتیوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ اشیاء خوردونوش اور اشیاء ضروریات بمطابق جیل مینوئل فراہم کی جاتی ہیں۔

2۔علاج معالجہ کے لئے جیل کے اندر ہسپتال موجود ہے جس میں میڈیکل آفیسرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے۔ علاوہ ازیں بیمار اسیران کی سہولت کے لئے سنٹرل جیل فیصل آباد پر ایک عدد ایمبولینس موجود ہے۔ جو کہ اسیران کو ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کی جاتی ہے۔

3۔پی سی او کی سہولت موجود ہے۔

4۔ قانونی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

5۔LED کی سہولت موجود ہے۔

6۔ ٹھنڈے پانی کی فراہمی کے لئے چیلرز لگائے گئے ہیں۔

8۔ اسیران کے لئے صاف شفاف اور میٹھے پانی کی دستیابی کے لئے 02 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔

9۔ تعلیم و تربیت کے لئے مذہبی ٹیچرز جو کہ سرکاری طور پر اور ادارہ تعلیم والقرآن کی جانب سے تعینات ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدیوں / حوالاتیوں کے لئے قیدی کمبل، قیدی دریاں، اور قیدی کپڑے فراہم کئے جاتے ہیں۔

(و) سنٹرل جیل فیصل آباد میں اخراجات کی تفصیل ضمیمہ "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) سنٹرل جیل فیصل آباد میں Conjugal Rights کی بلڈنگ کے لئے 54 عدد رومز ہیں ان کی منظوری مورخہ 11.12.2020 کو ہوئی اور ان کی تعمیر پر 109.255 ملین روپے خرچ ہوئے اور کمرے / رومز تیار ہیں۔

سنٹرل جیل ملتان اور راولپنڈی کے بارے میں تفصیلات

*1938: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل ملتان اور راولپنڈی کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش کتنی کتنی ہے اور اس وقت ان میں علٰیحدہ علٰیحدہ کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں؟

(ج) ان جیلوں کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات مدوائز علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) ان جیلوں میں گریڈ 16 اور اوپر کے کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔ان کے نام مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) ان میں قیدیوں کو کون کونسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) ان جیلوں میں Conjugal Rights کے لئے کتنے کمرے اور رومز زیر تعمیر کب سے ہیں۔ان پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ا۔سنٹرل جیل ملتان 115 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

اا۔سنٹرل جیل راولپنڈی کا کل رقبہ 75 ایکڑ 2 کنال پر مشتمل ہے

(ب) ا۔سنٹرل جیل ملتان میں 1612 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت جیل ہذا میں 307 حوالاتی، 1026 قیدی اور 247 سزائے موت کے اسیران مقید جیل ہیں۔

اا۔سنٹرل جیل راولپنڈی میں 2174 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت جیل ہٰذا میں درج ذیل اسیران بند ہیں۔

1۔مرد اسیران حوالاتی 3058= نفر

2۔خواتین اسیران حوالاتی 93= نفر

3۔نوعمر اسیران (مرد حوالاتی) 55= نفر

4۔مرد اسیران قیدیان 2029= نفر

5۔خواتین اسیران قیدیان 58= نفر

6۔نوعمر اسیران (مرد قیدیان) 3= نفر

کل تعداد 5296= نفر

(ج) ا۔سنٹرل جیل ملتان کے اخراجات مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اا۔سنٹرل جیل راولپنڈی کے اخراجات مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ا۔سنٹرل جیل ملتان کے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اا۔سنٹرل جیل راولپنڈی کے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ا۔ سنٹرل جیل ملتان

میڈیکل و مفت ادویات اور حفظان صحت کے اُصولوں کے عین مطابق فلٹر شدہ پینے کا پانی، بہتر خوراک، مذہبی تعلیم، نصابی و غیر نصابی سرگرمیاں، کھیلوں کے مقابلے، ٹیوٹا کی طرف سے ٹیکنیکل تعلیم، پی سی او کی سہولت۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی

جیل ہذا میں بند اسیران کو بمطابق جیل قواعد تمام تر سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔

جیل ہذا میں بند اسیران کو گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ہفتہ وار مینو کے مطابق صبح کا ناشتہ، دن اور شام کا کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔

جیل ہذا میں اسیران کی تمام بارکس اور سیل بلاکس میں پنکھے اور ایگزاسٹ فین لگائے گئے ہیں۔

اسیران کو صاف ستھرا پانی مہیا کرنے کے لئے فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں مزید ٹھنڈا پانی مہیا کرنے کے لئے فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں۔

اسیران کے علاج معالجہ کے لئے ہسپتال موجود ہے جہاں Life saving ادویات و دیگر ادویات ضرورت کے مطابق وافر مقدار میں موجود ہیں۔ جیل ہسپتال میں دو میڈیکل آفیسر مرد اور خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے دو خواتین میڈیکل آفیسر تعینات ہیں۔

نفسیاتی / ذہنی بیماریوں میں مبتلا اسیران کے علاج معالجہ کے لئے حال ہی میں گورنمنٹ کی طرف سے خواتین سینئر سائیکالوجسٹ اور جونیئر سائیکالوجسٹ تعینات کی گئی ہیں۔

خواتین اسیران کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک نجی NGO وومن ایڈ ٹرسٹ کے تعاون سے کنڈر گارٹن سکول قائم ہے مذکورہ NGO کی طرف سے بچوں کو پڑھانے کے لئے ایک ٹیچر تعینات ہے۔ مزید خواتین اسیران کو فری لیگل ایڈ کے لئے مذکورہ NGO کی طرف سے دو خواتین ایڈووکیٹ ہفتے میں دو مرتبہ خواتین وارڈ کا وزٹ کرتی ہیں مفلس اور بے سہارا خواتین کے کیسوں کی فری پیروی کرتی ہیں۔ پچھلے دو سال کے دوران 137 خواتین کے کیسوں کی پیروی مذکورہ وکلاء نے کی۔

مزید خواتین اسیران کو پڑھنا لکھنا سیکھانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اگست 2014 سے تعلیم بالغاں (لٹریسی) پروگرام شروع ہے جس میں چار ماہ کے دورانیے کا کورس کروایا جاتا ہے اب تک 177 خواتین اسیران مذکورہ کورس کر چکی ہیں اور موجودہ کورس میں 21 خواتین زیر تعلیم ہیں۔

خواتین اسیران کو فنی مہارت سیکھانے کے لئے گورنمنٹ پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی(TEVTA) کے تعاون سے بیوٹیشن اور ڈومیسٹک ٹیلرنگ کے تین ماہ دورانیے کے کورس کروائے جارہے ہیں۔ اب تک 05 کورس کروائے جاچکے ہیں۔ ڈومیسٹک ٹیلرنگ کلاس میں 86 خواتین اور بیوٹیشن کلاس میں 73 خواتین فنی تعلیم حاصل کر چکی ہیں اور چھٹا کورس بلا تعطل جاری ہے جس میں 36 خواتین اسیران زیر تعلیم ہیں۔

خواتین اسیران کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے جمعیت تعلیم القرآن کے تعاون سے ایک خاتون معلمہ روزانہ خواتین وارڈ میں خواتین اسیران کو دینی تعلیم دینے کے لئے آتی ہے۔

خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے خواتین وارڈ میں ایمرجنسی میڈیکل یونٹ قائم ہے جس میں الٹرا ساؤنڈ، ڈلیوری کٹ، ECG، آکسیجن سلنڈر، نیبلائزر اور دیگر بنیادی میڈیکل آلات کی سہولت موجود ہے۔ مزید یہ کہ ایک مکمل ڈینٹل یونٹ بھی خواتین وارڈ میں قائم ہے۔

دو خواتین میڈیکل آفیسر ز اور ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر تعینات ہے اس کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ شیڈول کے مطابق وزٹ کرتے ہیں۔

اپنی مدد آپ کے تحت مخیر حضرات کے تعاون سے جرمانہ، دیت ارش دمان میں بند اسیران کے ذمہ واجب الادا رقم کا بندوبست کر کے انہیں رہا کیا جاتا ہے

(و) ا۔ سنٹرل جیل ملتان میں Conjugal Rights کے لئے کل 54 کمرے تعمیر ہو چکے ہیں اور ان پر 91.560 (ملین) رقم خرچ ہو چکی ہے۔

اا۔ سنٹرل جیل راولپنڈی میں Conjugal Rights کے لئے کل 54 کمرے تعمیر ہو چکے ہیں اور ان 139.720 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔

جیل میں قید مرد وخواتین کی تعلیم کے انتظام سے متعلقہ تفصیلات

*3634: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا جیل میں قید خواتین و مرد قیدیوں کے لئے کوئی رسمی اور غیر رسمی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے؟

(ب) کیا رسمی و غیر رسمی تعلیم کے لئے سرکاری سطح پر کوئی ٹیچرز Appoint کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جوابات نفی میں ہیں تو کیا محکمہ اس کے متعلق کوئی پلان / لائحہ عمل رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین و مرد قیدیوں کے لئے رسمی و غیر رسمی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

رسمی تعلیم:

پنجاب کی جیلوں میں رسمی تعلیم کا باقاعدہ بندوبست نہ ہے کیونکہ بنیادی طور پر رسمی تعلیم کی ذمہ داری محکمہ تعلیم پنجاب کی ہے۔ تاہم جیل میں موجود مرد وخواتین قیدیان مڈل، میٹرک، ایف اے، ایم اے، فاضل پنجابی، اردو فاضل اور ادب اردو میں بطور پرائیویٹ امیدوار اور یونیورسٹیوں کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب لٹریسی اینڈ فارمل بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے جیلوں میں اسیران کے لئے سنٹرز بنائے گئے ہیں جس میں اسیران کو رسمی تعلیم دی جاتی ہے۔

غیر رسمی تعلیم

پنجاب کی جیلوں میں مذہبی تعلیم کے لئے موجود مرد وخواتین قیدیوں کے اللسان العربی، تعلیم القرآن کورسز، ناظرہ قرآن، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن اور درس نظامی کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کی طرف سے مرد قیدیان کو موٹر مکینک، ویلڈنگ، الیکٹریشن، ہوم اپلائنس ریپئر، موٹر وائنڈنگ کے کورسز اور خواتین قیدیان کو

بیوٹیشن، ٹیلرنگ اور فیشن ڈیزائننگ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ مختلف این جی اوز مثلاً " رہائی" وغیرہ جیلوں میں اسیران کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری کا ہنر اور کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا بندوبست کرتے ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں رسمی تعلیم کے لئے سرکاری طور پر کوئی ٹیچر موجود نہ ہے کیونکہ بنیادی طور پر رسمی تعلیم کی ذمہ داری محکمہ تعلیم پنجاب کی ہے۔ جبکہ غیر رسمی تعلیم کے لئے مذہبی ٹیچر موجود ہے جو کہ باقاعدہ طور بارکس میں دینی کلاسز کا اہتمام کرتے ہیں جن میں مختلف کلاسز مثلاً نماز کلاس، کلمہ کلاسز وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی لٹریسی تعلیم کے لئے بھی تعلیم یافتہ قیدیان کو بطور استاد منتخب کیا جاتا ہے۔ جس کے عوض قیدیان اساتذہ کو لٹریسی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے چھ (06) ہزار روپے ماہانہ معاوضہ بھی ملتا ہے۔ غیر رسمی تعلیم کے لئے ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے مرد مذہبی ٹیچرز مرد اسیران کو اور لیڈی ٹیچر خواتین اسیران کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کے گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر کی طرف سے مرد ٹیچرز قیدیان کو اور لیڈی ٹیچرز خواتین اسیران کو تکنیکی کورسز کروانے کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) جوابات نفی میں نہ ہیں۔

صوبہ کی جیلوں میں قید بچوں کی تعلیم اور جسمانی سرگرمیوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3691: محترمہ طحیانون:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں بچوں کی جامع تعلیمی Comprehensive Education اور جسمانی سرگرمیوں Physical Activites تک رسائی کے لئے کون سا نظام موجود ہے اوران کو Ensure کرنے کے لئے کون سا سسٹم موجود ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

پنجاب کی جیلوں میں اس وقت 694 ایسے بچے مقید ہیں کہ جن کے کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور چھیاسی (86) ایسے بچے مقید ہیں کہ جن کو مختلف عدالتوں سے سزائیں ہو چکی ہیں ان نو عمر اسیران کے لئے جیلوں میں علیحدہ بارکیں مخصوص کی ہوئی ہیں جہاں انہیں بڑے اسیران سے الگ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ پنجاب میں بچوں کے لئے دو جیلیں مخصوص کی گئی ہیں۔ جو کہ بہاولپور اور فیصل آباد میں ہیں۔ ان نو عمر اسیران کی فلاح کے لئے مندرجہ ذیل منصوبوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

1۔ ان نو عمر اسیران کو دینی، دنیاوی اور فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

i. دینی تعلیم میں ان نو عمر اسیران کو مختلف NGO's جیسے جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ اور پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے مقرر کئے گئے ٹیچرز کے ذریعے بنیادی تعلیم نماز روزہ وغیرہ سے لے کر ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن اور حفظ قرآن مجید تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ii. دنیاوی تعلیم میں پرائمری سے لے کر ایم اے تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

iii. فنی تعلیم میں TEVTA کے تعاون سے ان کو ویلڈنگ، الیکٹریشن، موٹر سائیکل مکینک، موٹر وائنڈنگ، ڈومیسٹک ٹیلرنگ، سرٹیفیکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن وغیرہ کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے اور خواتین نو عمر اسیران کو ڈومیسٹک ٹیلرنگ اور بیوٹیشن وغیرہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ نو عمر اسیران بعد از رہائی مفید شہری بن سکیں۔ TEVTA کی طرف سے ٹوٹل 808 نو عمر اسیران امتحان پاس کر چکے ہیں۔

iv. نو عمر اسیران کی جسمانی سرگرمیوں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ڈرل انسٹرکٹر بوسٹل جیلوں پر تعینات ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر تمام اسیران کو پی ٹی کے ساتھ ساتھ فٹ بال، والی بال کے کھیل کی تربیت دیتے ہیں۔

2- جبکہ ان نو عمر اسیران کی Welfare/Counseling کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسر اور ماہر نفسیات بھی تعینات کئے گئے ہیں۔

3- ان اسیران کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے میڈیکل کی تمام سہولیات میسر ہیں اور کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز برائے معائنہ جیل کا وزٹ کرتے ہیں۔

4- ان نوعمر اسیران کو کسی بھی قانونی امداد کی ضرورت کی صورت میں مختلف NGO's اور Punjab Bar Council وغیرہ کی طرف سے مفت قانونی امداد بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

لاہور: کی جیلوں میں شدید بیمار قیدیوں کی تعداد اور ان کے علاج معالجے سے متعلقہ تفصیلات

*3713: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت لاہور کی تمام جیلوں میں شدید بیمار قیدیوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا حکومت جیلوں میں بند شدید بیمار قیدیوں کے علاج معالجے کے لئے کتنی رقم رکھتی ہے تفصیل مہیا فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان جیلوں میں بند شدید بیمار قیدیوں کے علاج معالجے کے لئے معیاری ادویات اور خوراک مع دیکھ بھال کی سہولتیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت 03 شدید بیمار مریض / قیدی ہیں۔

1- حسن نواز بٹ ولد عبدالرشید بٹ کینسر کا مریض ہے اور اس کا آپریشن جناح ہسپتال لاہور سے کروایا گیا ہے۔

2- محمد ریاض ولد محمد عاشق ایچ آئی وی اور وائرل اینکفلائٹس کا مریض ہے اور اس کا علاج جناح ہسپتال اور سروسز ہسپتال لاہور سے کروایا گیا ہے۔

3- محمد ریاض ولد طالب حسین دل کے عارضہ میں مبتلا ہے اور اس کا علاج / بائی پاس آپریشن پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے کروایا گیا ہے۔ مزید بر آں تمام اسیران کا مفت علاج کروایا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ہیپاٹائٹس سی کے 26 مریض، T.B کے 12 اور HIV کے 30 مریض ہیں جن کو تمام ادویات مفت دی جاتی ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں 34 لاکھ 82 ہزار نومبر 2020 تک علاج معالجے کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں سال 19-2018 میں علاج معالجہ کے لئے خرچ کی گئی رقم -/1425089 روپے جبکہ سال 2020 میں اب تک 05 لاکھ رقم خرچ کی گئی۔

(ج) جی ہاں! جیلوں میں بیمار اسیران کا مناسب علاج اور دیکھ بھال کی جاتی ہے اور مناسب مقدار میں معیاری اور بہترین ادویات اور سپیشل خوراک مثلاً چاول، دودھ اور ڈبل روٹی وغیرہ مہیا کی جاتی ہے۔ ہر مہینے کے دوسرے ہفتے سروسز ہسپتال لاہور سے ماہر امراض ہڈی جوڑ، ناک، کان، گلا، جلد، آنکھ، میڈیکل اور ماہر نفسیات جیلوں کا وزٹ کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر شدید بیمار اسیران کو بیرون ہسپتال بھیجا جاتا ہے اور وہاں پر ہر قسم کا علاج معالجہ مفت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور کے ہسپتال میں 01 جنرل وارڈ، T.B وارڈ، HIV وارڈ، Mental Cell، منی لیبارٹری، منی آپریشن تھیٹر، ایکسرسائز مشین، ڈینٹل یونٹ، الٹراساؤنڈ مشین اور ریفلکٹو میٹر موجود ہے۔ جناح ہسپتال، جنرل ہسپتال، میو ہسپتال اور سروسز ہسپتال لاہور سے MRI, CT Scan اور پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے Stress Thallium Scan، CT Angiogram اور Angiography ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

پنجاب میں جیلوں اور ان میں مرد خواتین و غیر ملکی قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3808: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنی جیلیں ہیں اور ان جیلوں میں کل کتنے قیدی بند ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے عمر قید کے قیدی ہیں اور کتنے قیدیوں کو موت کی سزا سنائی گئی ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں کتنی خواتین قید ہیں اور ان خواتین قیدیوں کی تربیت کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے؟

(د) صوبہ بھر کی جیلوں میں کتنے غیر ملکی قیدی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) پنجاب میں کل 43 جیلیں ہیں اور ان میں کل 52303 اسیران بند ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں 8738 عمر قید کے اسیران مقید ہیں اور اس کے علاوہ 2531 سزائے موت کے اسیران مقید ہیں۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں 891 خواتین اسیران مقید ہیں جن کی تعلیم و تربیت کے لئے جیلوں میں انتظامات موجود ہیں، خواتین اسیران مڈل، میٹرک، ایف اے، ایم اے وغیرہ کے امتحانات میں بطور پرائیویٹ امیدوار شرکت کر سکتی ہیں۔اس کے علاوہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین اسیران کے لئے مذہبی تعلیم کا بندوبست بھی کیا گیا ہے جن کے تحت تعلیم القرآن کورسز، ناظرہ قرآن، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن اور درس نظامی کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کی طرف سے خواتین اسیران کو بیوٹیشن، ٹیلرنگ اور فیشن ڈیزائننگ کے کورسز کروائے جاتے ہیں اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 216 خواتین اسیران کورسز کر رہی ہیں جب کہ 1951 خواتین اسیران نے TEVTA کے تعاون سے مختلف کورسز مکمل کر لئے ہیں جن کی (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مزید یہ کہ مختلف این جی اوز مثلاً "رہائی" وغیرہ کے تعاون سے جیلوں میں خواتین اسیران کو دستکاری اور کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔

(د) پنجاب کی جیلوں میں 153 غیر ملکی اسیران مقید ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

رحیم یار خان: سنٹرل جیل میں قیدیوں کی گنجائش اوران کے لئے تدریسی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3858: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل رحیم یار خان میں بیرک کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ جیل میں کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے؟

(ج) 2018اور2019 میں گنجائش سے اوسطاً کتنے زیادہ قیدی رکھے گئے؟

(د) مذکورہ جیل میں فنی اور تدریسی سہولیات کی دستیابی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں کل بارکوں کی تعداد14 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں316 قیدیوں کی گنجائش ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں سال 2018اور سال2019 میں 200 تا300 قیدی اوسط سے زیادہ رکھے گئے۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کو ٹیلرنگ کورس، کمپیوٹر کورس، مذہبی تعلیم، پرائمری تعلیم، سیکنڈری تعلیم، ہائرایجوکیشن اور خواتین وارڈ میں خواتین اسیران کو بیوٹی پارلر کورس اور سلائی کڑھائی وغیرہ کی سہولیات دی جاتی ہیں۔

رحیم یار خان: سنٹرل جیل میں قید خواتین کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4103: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان سنٹرل جیل میں کتنی خواتین اسیران رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس وقت مذکورہ جیل میں کتنی خواتین مقید ہیں اوران کے ساتھ بچوں کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) جیل میں حاملہ اور مریض خواتین کو دی جانے والی خوراک اور سہولیات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) جیل میں خواتین کو کرائے جانے والے فنی اور تعلیمی کورسز کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) رحیم یار خان میں صرف ایک جیل موجود ہے جو کہ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان ہے جبکہ اس جیل میں 10 خواتین اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں 07 خواتین اسیران مقید ہیں اور ان 07 خواتین اسیران میں سے 01 خاتون اسیر کے ساتھ 01 بچہ بھی مقید ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں آنے والی حاملہ اور مریض خواتین کو باقی اسیران کی طرح ہفتہ وار بہترین خوراک فراہم کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ان خواتین کو دودھ، چینی اور پھل وغیرہ بھی اضافی طور پر فراہم کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مقید تمام خواتین اسیران کو بمطابق جیل قوانین تمام طبی سہولیات بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر اور LHV محکمہ صحت کی طرف سے تعینات ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر خواتین اسیران اور حاملہ خواتین کا علاج معالجہ کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں ضرورت محسوس ہونے پر DHQ ہسپتال سے گائناکالوجسٹ کو بھی کال کر کے بلایا جاتا ہے۔ اگر کسی حاملہ خاتون کی طبعیت زیادہ خراب ہو تو سپیشلسٹ ڈاکٹر کی ہدایت پر اس کو مزید علاج کے لئے DHQ ہسپتال ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(د) **تعلیمی کورسز کی تفصیل:**

1۔ ناظرہ قرآن مجید

2۔ نماز

3۔ مسائل طہارت اور چھ کلمہ جات

4۔ لٹریسی کلاسز

فنی کورسز کی تفصیل:

1۔ ٹیلرنگ

2۔ دستکاری

3۔ کشیدہ کاری

4۔ بیوٹیشن کورسز

رحیم یار خان ڈسٹرکٹ جیل میں مرد و خواتین قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4146: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان ڈسٹرکٹ جیل میں مرد اور خواتین قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) جیل ہذا میں قیدیوں کی گنجائش کتنی ہے اور کتنے قیدی رکھے جا رہے ہیں؟

(ج) جیل ہذا میں قیدیوں کا مینو کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مرد / خواتین قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہیں:۔

مرد حوالاتی	=	497
مرد قیدی	=	117
مرد قیدی سزائے موت	=	46
خواتین حوالاتی	=	10
کل تعداد	=	670

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کی گنجائش 316 ہے اور اس وقت 670 اسیران مقید ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کو دیئے جانے والے کھانے کا مینو مندرجہ ذیل ہے:۔

دن	ناشتہ	کھانا دوپہر	کھانا شام
سوموار	چائے، روٹی	گوشت مرغی، سفید چنا، روٹی	سبزی-روٹی
منگل	چائے، روٹی	دال چنا، روٹی	گوشت مرغی-روٹی
بدھ	چائے، روٹی	دال ماش، روٹی	گوشت مرغی و آلو-روٹی
جمعرات	چائے، روٹی	گوشت مرغی، دال چنا، روٹی	سبزی-روٹی
جمعتہ المبارک	چائے، روٹی	سفید چنا، روٹی	گوشت مرغی-روٹی
ہفتہ	چائے، روٹی	سبزی-روٹی	گوشت مرغی-روٹی
اتوار	چائے-روٹی	مکس دال (مونگ / مسور)-روٹی	لوبیا سفید-روٹی

لاہور: کیمپ جیل کے توسیعی منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4358: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیمپ جیل لاہور کا توسیعی منصوبہ کب شروع ہوا؟

(ب) اس وقت یہ منصوبہ کس حد تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت کوئی نیا توسیعی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) کیمپ جیل میں قیدیوں کے لئے تین عدد بیرکس (2عدد سنگل سٹوری اور 01ڈبل سٹوری) کی تعمیر کا منصوبہ گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی نمبری SO(DEV)HD/15-32/2016 مورخہ 30.12.2016 کے تحت منظور ہوا جن کی تعمیر کے لئے فنڈز مورخہ 28.09.2017 کو الاٹ ہوئے اور عملی کام کا آغاز کیا گیا۔

(ب) بیرکس کی تعمیر میں اس وقت 02 سنگل سٹوری بیرکس کا ڈھانچہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور اس بابت ماہ نومبر 2020 میں 40فیصد فزیکل پراگرس ہے۔

(ج) صدر دفتر لاہور کی چٹھی 85-40774/2020/Bldgs مورخہ 07.05.2020 کے تحت دفتر ہذا کو مطلع کیا گیا کہ حکومت کیمپ جیل پر مزید 02 عدد ڈبل سٹوری بیرکس تعمیر کرنا چاہتی ہے جس کا تخمینہ لاگت لگا کر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیا ہے۔

صوبہ میں والدین کے ساتھ جیلوں میں مقید بچوں کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4515: **محترمہ طحیٰانون:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

والدین کے ساتھ جیلوں میں مقید بچوں کو اقوام متحدہ کے طے کردہ تمام حقوق دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

والدین کے ساتھ جیلوں میں مقید بچوں کو جیل مینول کے مطابق تمام سہولیات دی گئی ہیں۔
اندرون جیل بچوں کی تعلیم و تربیت کا مناسب بندوبست موجود ہے اور بچوں کو سرٹیفائڈ سکول میں Pre Nursery / Nursery / Prep کی کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان کو دینی و دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے اور اخلاقی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک سال سے کم عمر بچوں کو ایک لیٹر دودھ اور ایک سال سے زائد عمر کے بچوں کو آدھا لیٹر دودھ اور دال چاول روزانہ کی بنیاد پر فراہم کئے جاتے ہیں، بچوں کی بہتر نشونما کے لئے موسمی پھل، آئسکریم، چپس، چاکلیٹ وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ صحت کے حوالے سے روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل آفیسر جیل سے بچوں کا چیک اپ کروایا جاتا ہے۔ بچوں کے بہتر نشونما کے لئے ماہر نفسیات روزانہ مختلف کھیل اور جسمانی سرگرمیاں بچوں سے کرواتی ہیں۔ جیل مینول کے مطابق 06سال سے زائد عمر کے بچوں کو انکے لواحقین کے حوالے یا اسیر کی رضامندی سے SOS Village / Child Protection Bureau بھجوایا جاتا ہے۔
پاکستان پریژن رول 1978 کے قاعدہ نمبر 323 کے مطابق بچے کی پیدائش جیل کی بجائے جیل سے باہر ہسپتال میں کروائی جاتی ہے اور ان کے پیدائشی سرٹیفیکٹ میں جائے پیدائش (جیل) کا ذکر نہ کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جیلوں کی تعداد اور ایمبولینس کی میسر سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*4792: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کتنی جیلیں کہاں کہاں پر ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ب) صوبہ بھر کی کتنی جیلوں میں قیدی مریضوں کے لئے ڈاکٹر اور ایمبولینس کی سہولت موجود ہے، کون کون سی جیلوں میں ڈاکٹر اور ایمبولینس کی سہولت نہ ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر کی تمام جیلوں میں ایمبولینس کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) صوبہ بھر میں جیلوں کی کل تعداد 43 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

لاہور ریجن 07 جیلیں:

سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل گوجرانوالہ، ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ، ڈسٹرکٹ جیل قصور، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ اور ڈسٹرکٹ جیل نارووال

ساہیوال ریجن 06 جیلیں:

سنٹرل جیل ساہیوال، ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال، ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ، ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن، ڈسٹرکٹ جیل خانیوال اور ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی

راولپنڈی ریجن 06 جیلیں:

سنٹرل جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل جہلم، ڈسٹرکٹ جیل اٹک، سب جیل چکوال، ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین اور ڈسٹرکٹ جیل گجرات

فیصل آباد ریجن 05 جیلیں:

سنٹرل جیل فیصل آباد، بورسٹل جیل فیصل آباد، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، ڈسٹرکٹ جیل جھنگ اور ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

سرگودھا ریجن 06 جیلیں:

سنٹرل جیل میانوالی، ہائی سکیورٹی پریزن میانوالی، ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا، ڈسٹرکٹ جیل شاہپور، ڈسٹرکٹ جیل بھکر اور ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد

ملتان ریجن 04 جیلیں:

سنٹرل جیل ملتان، ڈسٹرکٹ جیل ملتان، وومن جیل ملتان اور سب جیل شجاع آباد

بہاولپور ریجن 05 جیلیں:

سنٹرل جیل بہاولپور، بورسٹل جیل بہاولپور، ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان، ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر اور ڈسٹرکٹ جیل لودھراں

ڈی جی خان ریجن 04 جیلیں:

سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان، ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ، ڈسٹرکٹ جیل راجن پور اور ڈسٹرکٹ جیل لیہ

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں (31) میڈیکل آفیسر اور (09) وومن میڈیکل آفیسر تعینات ہیں جبکہ (25) میڈیکل آفیسر اور (04) وومن میڈیکل آفیسر متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی / سول ہسپتال کی طرف سے عارضی طور پر تعینات ہیں (تفصیل ضمیمہ " الف " ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ جو کہ بیمار اسیران کے علاج معالجہ کے لئے 24 گھنٹے میسر ہیں۔ مزید برآں محکمہ داخلہ پنجاب لاہور کو محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں مرد و خواتین ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے دفتر ہذا کی چٹھی نمبری No.Estt/27965 مورخہ 20.03.2020، No.Estt/2020/32673 مورخہ 01.04.2020، No.Covid19/34007 مورخہ 03.04.2020، No.Estt/2020/36289 مورخہ 10.04.2020 اور No.Estt/41450 مورخہ 13.05.2020 کے تحت عرض کی گئی ہے کہ ڈاکٹرز کی خالی سیٹوں پر تعیناتی فرمائی جائے۔

اس کے علاوہ 31 جیلوں میں (33) ایمبولینس موجود ہیں جن کے ذریعے ایمرجنسی کی صورت میں بیمار اسیران کو برائے علاج معالجہ فوراً متعلقہ DHQ/Teaching ہسپتال میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ (ایمبولینس سے متعلقہ تفصیل ضمیمہ ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) صوبہ پنجاب کی 43 جیلوں میں سے 31 جیلوں پر 33 ایمبولینس کی سہولت میسر ہے۔ تاہم جن جیلوں میں ایمبولینس کی سہولت میسر نہ ہے وہاں اسیران کو ایمرجنسی کی صورت میں بیرون جیل ہسپتال منتقل کرنے کے لئے ریسکیو 1122 کی خدمات حاصل کی جاتی ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز ٹیسٹ اور ان کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*5024: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز ٹیسٹ کے نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے آخری دفعہ سنٹرز کب قائم کئے گئے؟

(ب) جیلوں میں موجود قیدیوں میں سے کتنے قیدی ایڈز کا شکار ہیں؟

(ج) حکومت جیلوں میں ایڈز کے قیدیوں کے علاج معالجوں کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز ٹیسٹ کے نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے آخری دفعہ جن تواریخ میں سنٹرز قائم کئے گئے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں 305 اسیران ایڈز کے مرض میں مبتلا ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی تمام جیلوں میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیران کا مکمل طبی معائنہ کیا جاتا ہے۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو جیل کے میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ سے چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت و خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز میں مبتلا اسیران کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران میڈیکل، پیرا میڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا جاتا ہے ان اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے رابطہ میں رہیں۔ اس کے علاوہ تمام سپرنٹنڈنٹ جیل

صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزانہ اپنے جیل کے دورہ کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کو چیک کریں۔

1۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔

2۔ ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں (Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔

3۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے ڈسپوزیبل برتن فراہم کئے جائیں۔

4۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے ڈسپوزیبل ڈینٹل / سرجیکل آلات / سرنج استعمال کی جائیں

5۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے ڈسپوزیبل آلات فراہم کئے جائیں۔

6۔ حجام حجامت کرتے وقت ڈسپوزیبل گلوز کا استعمال لازمی کریں۔

7۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے Liquid Soap فراہم کیا جائے۔

8۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولیے فراہم کئے جائیں۔

9۔ ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

10۔ میڈیکل آفیسران جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

اس کے علاوہ جیلوں میں وقتاً فوقتاً ایڈز سے متعلقہ آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے اس مرض کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہے اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہے۔

لاہور میں جیلوں کی تعداد نیز خواتین اور بچوں کو جیل میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***5566: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنی جیلیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان جیلوں میں اس وقت خواتین اور بچوں کی تعداد جیل وار کتنی ہیں؟

(ج) ان خواتین اور بچوں کو جیل میں کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟

(د) کتنی خواتین معمولی جرائم میں قید کاٹ رہی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) لاہور میں 02 جیلیں سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور نزد کوٹ لکھپت سٹیشن اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور نزد شمع سٹاپ پر واقع ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین وارڈ نہ ہے اس لئے وہاں کوئی خاتون مقید نہ ہے۔ جب کہ سنٹرل جیل لاہور میں زنانہ وارڈ موجود ہے اور اس وقت سنٹرل جیل لاہور میں 122 خواتین مقید ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	حوالاتی عورتیں مع بچے	06 نفر	بچے 06 نفر
2۔	قیدی عورتیں مع بچے	02 نفر	بچے 02 نفر
3۔	دیگر حوالاتی عورتیں	82 نفر	
4۔	دیگر قیدی عورتیں	37 نفر	
5۔	قیدی سزائے موت عورت	01 نفر	
6۔	انٹرنی عورت	01 نفر	
7-	غیر ملکی قیدی عورت	01 نفر	
8۔	کل	122	

(ج) خواتین کو جیل خانہ جات پنجاب کے قواعد وضوابط مجریہ 1978 کے مطابق تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ خواتین کو اچھا کھانا، میڈیکل کی سہولت، نصابی تعلیم، مذہبی تعلیم، بچوں کی تعلیم اور لائبریری کی سہولیات بھی جیل میں میسر ہیں۔ فلٹرڈ واٹر، الیکٹرک واٹر کولر، روم کولر، برقی پنکھے، ٹی وی، بیڈنگ وغیرہ کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ مزید بر آں تکنیکی تعلیم کے لئے TEVTA کی طرف سے خواتین کو بیوٹیشن ,ڈومیسٹک ٹیلرنگ اور فیشن ڈیزائننگ کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔ سنٹرل جیل لاہور میں سال 2016 سے لے کر اب تک 382 خواتین اسیران کو TEVTA کے مختلف کورسز کروائے گئے جن میں سے 374 خواتین اسیران پاس ہوئیں جب کہ اس وقت 50 خواتین اسیران سنٹرل جیل لاہور میں TEVTA کے مختلف کورسز کر رہی ہیں۔

(د) سنٹرل جیل لاہور میں کوئی بھی عورت معمولی جرائم میں قید نہ کاٹ رہی ہے۔

گوجرانوالہ: جیل کے قیام، رقبہ، اخراجات اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*6421: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ جیل کتنے رقبہ پر کہاں واقع ہے یہ کب قائم کی گئی تھی کیا یہ شہر کے اندر واقع ہے یا شہر سے باہر ہے؟

(ب) یہ کتنے بیرک، کمرہ جات پر مشتمل ہے اس میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے اس میں اس وقت کتنے قیدی اور حوالاتی بند ہیں؟

(ج) کیا اس میں قیدیوں اور حوالاتیوں کے لئے مزید کمرے اور بیرک وغیرہ بنانے کی ضرورت اور گنجائش ہے؟

(د) اس جیل کے مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی مدوار تفصیل دی جائے کتنے اخراجات قیدیوں / حوالاتیوں کے کھانے پینے اور علاج و معالجہ پر خرچ ہوئے ہیں؟

(ہ) اس جیل میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار تعینات ہیں۔ ان کے لئے کتنے دفاتر اور رہائشی کوارٹر ہیں؟

(و) اس جیل میں گریڈ 16 اور اوپر کے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کے خلاف کیا کیا کارروائی ہو رہی ہے یا ہوئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کا کل رقبہ 40 ایکڑ 1 کنال 5 مرلہ پر مشتمل ہے۔ جیل 1854 کو قائم ہوئی اور شہر کے اندر واقع ہے۔

(ب) یہ جیل 16 بیرکس، 112 سیل پر مشتمل ہے۔ اس جیل میں 1425 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کل 3083 اسیران قید ہیں جن میں سے 2474 حوالاتی اور 609 قیدی شامل ہیں۔

(ج) جی ہاں گنجائش ہے اور قیدیوں اور حوالاتیوں کے لئے نئی بارکس بنانے کا تخمینہ لاگت انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب، لاہور کو بھیج دیا ہے۔

(د) جیل ہذا پر مالی سال20-2019 میں اسیر ان کی خوراک پر مبلغ-/65763598 روپے اور علاج معالجہ پر مبلغ-/2799998 روپے خرچ ہوئے جبکہ مالی سال21-2020 میں اسیر ان کی خوراک پر مبلغ-/43949375روپے اور علاج معالجہ پر مبلغ-/2063895روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ہ) ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جیل ہذا میں 10 دفاتر ہیں اور 54 رہائشی کوارٹرز ہیں۔

(و)

1۔ساجد بیگ سپرنٹنڈنٹ جیل	گریڈ18
2۔بابر علی ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ	گریڈ17
3۔اظہر جاوید ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ(ایگزیکٹو)	گریڈ17
4۔ارسلان عارف ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ(جوڈیشل)	گریڈ17
5۔بلقیس مریم لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	گریڈ17
6۔حرا شیخ سائیکالوجسٹ	گریڈ17
7۔جمشید احمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈویلپمنٹ	گریڈ16
8۔سرفراز احمد آفس سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
9۔محمد سلیم ہیڈ کلرک	گریڈ16
10۔محمد الیاس آفس اسسٹنٹ	گریڈ16
11۔عبد العرفان اکاؤنٹنٹ	گریڈ16
12۔شاہد محمود اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
13۔طاہر بشیر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
14۔طارق سلیم اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
15۔حافظ محمد بلال اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
16۔وقاص اکبر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
17۔زاہد حسین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
18۔ارشد گھمن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
19۔حمزہ وارث اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
20۔احمد نواز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16
21۔شہریار تارڑ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	گریڈ16

22۔ ذیشان سرور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ16

23۔ بشریٰ اصغر لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ16

24۔ تحریم نازی لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ16

25۔ سارہ رفیق جونیئر سائیکالوجسٹ گریڈ16

انضباطی کارروائی PEEDA ACT 2006 Amended 2017 کے تحت قانون کے مطابق case to case کی بنیاد پر عمل میں لائی جاتی ہے کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں تعینات 07 آفیسران و ملازمین کے کیس محکمہ داخلہ پنجاب میں زیر غور ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ "A" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021. Mian Shafi Muhammad and Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MIAN SHAFIMUHAMMAD: Mr Speaker!I move:

> "That leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021 has been introduced. The mover may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 93, 94, 95 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 93, 94, 95 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rule 93, 94, 95 and all other relevant rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."
>
> "The motion for suspension of the rules be carried."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: First reading starts. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"""That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

"The Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

زیرو آرنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آر take up کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ محترمہ مہوش سلطانہ کا زیرو آرنوٹس ہے لیکن ان کی طرف سے اسے pending کرنے کی request ہے۔ لہٰذا محترمہ کا یہ زیرو آر نوٹس pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ زیرو آرنوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 474 سید حسن مرتضیٰ کا ہے شاہ صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آرنوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 477 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے یہ pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر نوٹس 479 محترمہ شازیہ عابد کا ہے محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 483 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی!

ماموں کانجن، محکمہ مال میں عملہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے سائلین کو پریشانی

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ قابل احترام جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 کے شہر ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں عوام کی محکمہ مال سے متعلقہ معاملات کو حل کرنے کے لئے سہولت سنٹر قائم ہوا ہے جس کی عمارت مکمل ہو گئی ہے۔ سامان بھی پہنچ گیا ہے لیکن عملہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے حلقہ کے عوام کو محکمہ مال کے مسائل کے لئے 35 میل کا سفر کر کے تاندلیانوالہ جانا پڑتا ہے۔ لہذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر معزز رکن بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ضرور بات کریں لیکن متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا بہتر یہ ہو گا اسے pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے pending کرتے ہیں متعلقہ منسٹر آجائیں تو پھر اسے take up کر لیں گے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں صرف یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سہولت سنٹر عوام کے لئے بنایا گیا ہے، اس وقت وہاں پر لوگوں کو صرف فرد ملتی ہے اگر محترم راجہ بشارت ڈی سی صاحب کو حکم فرمادیں کہ ہفتے میں ایک دن تحصیلدار وہاں پر بیٹھے تاکہ بیانات اور انتقالات وہاں پر ہی ہو جائیں۔ میری تو صرف یہی استدعا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ تو آپ تکلیف کر لیں اور ڈی سی کو کہہ دیں کہ ہفتے میں صرف ایک دن تحصیلدار ادھر چلا جایا کرے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے بات بھی کر لوں گا اور ڈی سی صاحب کو convey بھی کر دوں گا۔

جناب سپیکر: محمد صفدر شاکر! ٹھیک ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ زیرو آر dispose of ہوا۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 490 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ نے سارے کاغذ اکٹھے پکڑے ہوئے ہیں انہیں باری باری نکالا کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! کچھ تصاویر میرے ہاتھ میں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے، آپ یہ زیرو آر پڑھیں۔

کھڈیاں ضلع قصور میں مدرسہ کی معلمہ پر پولیس کا تشدد

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 6 اپریل 2021 سوشل میڈیا پر نشر ہونے والی خبر کے مطابق کھڈیاں ضلع قصور میں پولیس خواتین کے مدرسہ میں داخل ہوتی ہے اور وہاں پر بچیوں کو دینی تعلیم اور قرآن مجید پڑھانے والی خواتین معلمات پر تشدد شروع کر دیتی ہے۔ ایک خاتون معلمہ پر اتنا تشدد کرتی ہے کہ اس کے کان زخمی کر دیتی ہے۔ اس کو گھسیٹ کر تھانہ میں لے جا کر تشدد کرتی ہے اور اس پر مختلف وارداتوں کا جھوٹا مقدمہ درج کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی information ہے تو وہ مختصر بتا دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ وہ تصویریں ہیں جن کی سوشل میڈیا پر پوری ویڈیوز چلی ہیں یہ بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں محترمہ سے استدعا کروں گا کہ she should not rely upon only on social media reports محترمہ نے کہا کہ پولیس نے پرچہ درج کر دیا اگر پرچہ ہوا ہے تو محترمہ

اس کا ایف آئی آر نمبر دیں تو ہم انکوائری کروالیتے ہیں۔اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ان کی درخواست دیں اس پر انکوائری کروالیتے ہیں لیکن اگر ایک بات سوشل میڈیا پر آتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! سوشل میڈیا پر کم انحصار کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): محترمہ! پہلے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں اور راجہ صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں محترمہ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں this creates an embarrassment for the government ایک وہ واقعہ جس کا وجود ہی نہیں ہے۔میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں چونکہ میں نے اس پر ڈی پی او سے رپورٹ مانگی تھی۔ان کا آپس میں مکان کے قبضے کا جھگڑا تھا ایک کورٹ آرڈر آیا اس پر انہوں نے قبضہ لینا تھا اس قسم کا ان کا آپس میں کوئی جھگڑا تھا جس کی کسی نے ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دی اور ہم اسے لے کر اسمبلی میں آگئے ہیں میرے خیال میں جب تک آپ کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو مناسب یہ رہے گا کہ آپ اسے take up نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر واقعی یہ واقعہ ہوا ہے تو کوئی ایف آئی آر تو درج ہوئی ہو گی؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں بات کروں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس ایف آئی آر کی کاپی ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب سے عرض کروں گی کہ میرا مقصد ہرگز پولیس کے بارے میں کوئی negative بات کرنے کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بتادیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے پہلے وومن پروٹیکشن اتھارٹی کے ڈی جی سے فون پر بات کر کے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کس سے پوچھا تھا؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے ارشاد صاحب ڈی جی وومن پروٹیکشن اتھارٹی سے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سارا معاملہ ہوا ہے اور ہم اس پر action لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے ان سے پوچھنا تھا کہ یہ واقعہ ہوا ہے تو کیا انہوں نے ایف آئی آر لی ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: میری صرف یہ التجا ہے کہ ہمارا جو gender based violence کا issue ہے ہم اسے ---

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا مقصد highlight ہو گیا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ اس کو کرنا کیسے ہے؟ آپ راجہ صاحب کو اس سلسلے میں سارے ثبوت دیں تو راجہ صاحب اس پر action لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ جہاں خواتین involved ہوتی ہیں اگر وہاں کوئی action لینا ہوتا ہے تو وہاں خواتین پولیس کا جانا بہت ضروری ہے۔ پنجاب پولیس میں کچھ کالی بھیڑیں ہیں اگر ان کو نہیں نکالیں گے ---

جناب سپیکر: آپ نکالنے کی بات چھوڑیں آپ اس کیس تک رہیں۔ آپ نے پولیس کی اصلاح کرنی ہے تو پھر آپ کا کام رہ گیا۔ آپ اپنی بات کریں، آپ رولز کے مطابق اس particular case کی بات کریں ابھی کوئی general discussion تو نہیں ہو رہی لہذا آپ کے پاس جو ثبوت ہیں وہ سارے راجہ صاحب کو دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی میں سارے ثبوت راجہ صاحب کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، زیرو آر نوٹس dispose of ہوا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا زیرو آر نوٹس صہیب احمد ملک کا ہے لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آر نوٹس dispose of ہوا۔ جی سندھو صاحب! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا تھا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے تھے۔

مینٹل ہسپتال لاہور کے چرچ میں مسیحی نرس کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر کارروائی کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون سے ایک humble submission کرنی چاہتا ہوں۔ مجھے وزیر قانون سے بڑی ہمدردی ہے کیونکہ انہوں نے سارا کام خود ہی سنبھالا ہوا ہے۔ آپ کے حکم کے باوجود دوسرے وزراء صاحبان ہاؤس میں نہیں آتے اور سارا کام وزیر قانون کو کرنا پڑتا ہے۔ خصوصی طور پر پی۔ ٹی۔ آئی کے وزراء بالکل ہاؤس میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر! پچھلے ہفتے مینٹل ہسپتال لاہور کے چرچ میں ایک مسیحی نرس کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا وہ definitely وزیر قانون کے علم میں ہو گا۔ نرسوں کا شعبہ بہت مقدس تھا اور آج بھی ہے۔ Sister Ruth Pfou جنہوں نے اس شعبے میں بہت کام کیا اور انہیں ان کی خدمات کے عوض حکومت پاکستان کی طرف سے ہلال امتیاز سے نوزا گیا تھا۔ ماشاءاللہ آپ نے بھی ہمارے گجرات کے ہسپتال کے لئے بہت زیادہ کام کیا ہے اور ہم اس کے لئے شکر گزار ہیں۔ یہ ایک بڑا inhuman واقعہ ہوا ہے۔ عدم برداشت کا سلسلہ پھر سے شروع ہو رہا ہے۔ میں وزیر قانون سے اتفاق کرتا ہوں اور ہم خود بھی نہیں چاہتے کہ ایسی باتیں کی جائیں لیکن میری humble submission ہے کہ جناب وزیر قانون اس بارے میں اپنے آپ کو personally involve کریں اور ایسے اقدامات کی روک تھام کریں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! خلیل طاہر سندھو صاحب نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے وہ already میرے نوٹس میں ہے۔ یہ تقریباً دو دن پہلے کا واقعہ ہے۔ جس دن میں نے یہ ویڈیو دیکھی اسی دن میں نے concerned

authoritiesسے رپورٹ مانگی تھی۔ بنیادی طور پر یہ معاملہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور یہ معاملہ سوشل میڈیا پرhighlightہوا ہے۔
میں پہلے بھی سوشل میڈیا کے حوالے سے کہہ چکا ہوں کہ ہم سوشل میڈیا کی رپورٹ پر انحصار نہیں کرتے لیکن یہ incident ہمیں اپنے sourcesیعنی سپیشل برانچ کی طرف سے بھی رپورٹ ہوا ہے اور اسی پر میں نے اس بابت رپورٹ مانگی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ایک دو دن میں اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ میں خلیل طاہر سندھو صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ بہت sensitiveمعاملہ ہے اور کسی وقت بھی وہاں پر کوئی serious issue developہونے کا امکان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں اور مسیحی لوگوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی بجائے ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ احسن انداز سے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں خلیل طاہر سندھو صاحب کو بھی مثبت کردار ادا کرنے کے لئےinvolve کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بہتر ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کی خدمت میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ کے بارے عرض کرنی ہے اور آپ کے چند الفاظ سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ مختصر بات کر لیں۔

کپ سٹور کے علاقے میں منشیات فروشی کا عام دھندہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میری رہائش شالا مار باغ کے پاس ہے۔ وہاں پر کپ سٹور چوک سے لے کر شالامار چوک تک اور شالا مار چوک سے لے کر داروغے والا چوک تک بے شمار منشیات استعمال کرنے والے اور منشیات فروخت کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں یعنی وہاں پر منشیات کا ایک پورا دھندہ سرعام چل رہا ہے۔ آپ کسی کو بھیج کر چیک کروا سکتے ہیں۔ خاص طور پر کپ سٹور چوک پر 50 یا 60

کے قریب لوگ بیٹھے ہوتے ہیں،ان کے ہاتھوں میں سرنجیں ہوتی ہیں اور اسی کے ذریعے وہ نشہ استعمال کرتے ہیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ انہیں نشہ سپلائی کرنے والے بھی وہیں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ سر عام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کون سی جگہ کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں "کپ سٹور چوک" کی بات کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ اس کو نوٹ کریں۔ یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے اور اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم کے مطابق اس کو نوٹ کر لیا ہے اور میں اسے وزیر قانون کو handover کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بھی یہ لکھ کر دے دیں اور میں بھی وزیر قانون کو کہہ دوں گا۔ یہ واقعی بہت serious معاملہ ہے۔ اس نشے کی وجہ سے ہماری نسل خراب ہو رہی ہے اور اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو پھر یہ سلسلہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں تک پھیل جائے گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! with due apology مجھے آپ کا deep concern چاہئے۔ آپ دو تین مرتبہ یہ حکم دے چکے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ What is mysterious in it? چودھری ظہیر الدین اور راجہ بشارت کے علاوہ کوئی وزیر ہاؤس میں نہیں آتا۔ میری humble submission ہے کہ چیف سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے۔ ان کے چیف وہپ تو بیٹھے ہیں۔ آج کل رمضان المبارک کی وجہ سے وہ سموسے نہیں کھلا رہے۔ وہ بے چارے تو روزانہ بیٹھتے ہیں لیکن ان کے وزراء صاحبان تشریف نہیں لاتے۔ اس وقت آپ ملاحظہ فرمالیں کہ وزراء کی ساری سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ کیا یہ سارے وزیر جہانگیر ترین گروپ میں چلے گئے ہیں؟ آپ اس حوالے سے پہلے بھی تین مرتبہ حکم دے چکے ہیں۔ اسیں تہاڈے کھبے پاسے، تہاڈے دل والے پاسے بیٹھے ہوئے آں لیکن ہمیشہ گل تہاڈی ہی منّنے آں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں خود اس حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بات کر لوں گا۔ واقعی یہ بڑی زیادتی ہے۔ محترمہ عائشہ اقبال نے بھی point out کیا ہے کہ مسلم ٹاؤن موڑ پر، نہر کے پُل کے ارد گرد دونوں کناروں پر نشہ کرنے والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! ہم سڑکوں پر روزانہ یہ چیزیں دیکھتے ہیں لیکن پولیس اور دوسرے متعلقہ محکمہ جات کو یہ چیزیں کیوں نظر نہیں آتیں اور وہ ادارے کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین اس کو بھی نوٹ کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نوٹ کر رہا ہوں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! میرا تعلق ماڈل ٹاؤن لاہور سے ہے۔ ماڈل ٹاؤن میں 35 ایسی ریڑھیاں ہیں کہ جن کو کوئی ٹیکس دینا پڑتا ہے اور نہ ہی بجلی کا بل دینا پڑتا ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر پھل اور سبزیاں بہت زیادہ مہنگی فروخت کی جاتی ہیں۔ وہاں پر finger bananas تین سو روپے فی درجن کے حساب سے فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمتوں کو کنٹرول کرنے والے محکمہ کے وزیر صاحب کہاں پر ہیں اور ہماری بات کیوں نہیں سُنی جاتی؟ دوسری جگہوں پر سیب -/120 روپے کلو مل جاتے ہیں جبکہ ماڈل ٹاؤن میں یہی سیب -/300 روپے فی کلو میں فروخت ہوتے ہیں۔ میں نے پولیس والوں کو بھی فون پر اس کی اطلاع دی ہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ منشیات کے حوالے سے بات ہو رہی تھی جبکہ آپ نے پھل اور سبزیوں کی بات شروع کر دی ہے۔ رانا محمد افضل! کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ جب سے COVID-19 آیا ہے تو ہمارے سکول اور کالج بند ہیں۔ پہلے بھی یہ معاملہ highlight کیا گیا تھا کہ سکول اور اور کالج بند ہیں لیکن فیسیں پوری وصول کی جا رہی ہیں۔ پہلے کہا گیا کہ چونکہ پرائیویٹ سکولز والوں نے اپنے سٹاف کو تنخواہیں دینی ہوتی ہیں اس لئے فیسیں وصول کی جا رہی ہیں۔ حکومت یہ مسئلہ حل کر سکتی تھی۔ لوگوں کا جرم کیا ہے؟ پہلے ہی لوگ COVID-19 کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ کاروبار بند ہیں۔ مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور بجلی کے بل بہت زیادہ آ رہے ہیں۔ بچے سکول نہیں جا رہے لیکن ہر مہینے فیسوں کے چالان آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! صرف پرائیویٹ سکول اور کالج نہیں بلکہ ظلم یہ ہے کہ جو ہمارے سرکاری سکول اور کالج ہیں وہ بھی اسی طرح فیسیں وصول کر رہے ہیں۔ کیا یہاں کوئی نظام حکومت ہے، کوئی گورنمنٹ ہے؟ جس تک شُنوائی ہو کہ بچے سکولوں میں جا نہیں رہے لیکن وہ فیسیں کس چیز کی لے رہے ہیں؟ پورے پنجاب اور پورے پاکستان میں لوگوں کی آوازیں اُٹھ رہی ہیں لیکن کوئی شُنوائی نہیں ہو رہی۔ Covid-19 آیا تھا اور سیکرٹری خزانہ کی طرف سے بڑی پریشان کن statement آئی ہے کہ IMF نے ڈیڑھ ارب ڈالر امداد دی لیکن پاکستان کے کسی بندے کو mask free ملا ہے، نہ ہی کوئی test free ملا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مختلف بین الاقوامی اداروں کی طرف سے کروڑہا ڈالرز کی جو امداد آئی ہے آنے والے وقت میں یہ ایک میگا سکینڈل ہو گا جس میں یہ تمام پکڑے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین! میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں لیکن یہاں پر وزیر قانون و پارلیمانی امور ہیں اور نہ ہی وزیر ہائیر ایجوکیشن ہیں مجھے اس سوال کا جواب چاہئے کہ سکول بند ہیں اور کالج بھی بند ہیں تو بچوں سے کیوں فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ فیس کے چالان فارم میں tuition and transport charges بھی شامل ہیں تو سمجھ نہیں آتی کہ اس حوالے سے کس جگہ آواز اُٹھائی جائے۔ دونوں اطراف کے ہمارے بہت سے معزز اراکین نے پہلے بھی اس پر آواز اُٹھائی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر غور کر کے فیسیں ختم کی جائیں۔ مجھے یہ بھی پتا ہے کہ آپ نے پرائیویٹ سکول والوں کو بھی مافیا کا نام دے کر اپنی بے بسی کا اظہار کرنا ہے تو کم از کم گورنمنٹ کے تعلیمی ادارے ہی اپنی فیس ختم کر دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے یہاں پر بہت valid point raise کیا ہے اس کو pending کرتے ہیں اور وزیر سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو اس پر اُن سے انشاءاللہ جواب لیں گے۔

جناب محمد ارشد: پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

فورٹ عباس کے THQ ہسپتال میں انجیو گرافی مشین فراہم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! میں نے ایک بڑے اہم مسئلے کے حوالے سے تحریک التوائے کار بھی جمع کرائی ہوئی ہے لیکن آج چونکہ اُس موضوع پر بات چل رہی تھی تو میں نے بھی مناسب سمجھا کہ میں یہاں پر اُس مسئلے کو اُٹھا سکوں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صحت اور محکمہ صحت کے حکام بالا سے ایک humble request کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری تحصیل فورٹ عباس کے THQ کے پاس 17 ایکڑ رقبہ اور 60 beds ہیں، بلڈنگ بہت بڑی ہے، ڈاکٹرز موجود ہیں اور ہم نے اُس ہسپتال میں اپنی مدد آپ کے تحت Dialyses Unit بھی لگوایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب میں دو، تین یا چار تحصیلیں ہیں جہاں کے THQ ہسپتالوں میں Cardiac Centers ہیں جن میں ایک ہماری تحصیل فورٹ عباس بھی ہے۔ فورٹ عباس میں Cardiac Center functional ہے، بلڈنگ موجود ہے، مشینری موجود ہے، Consultant موجود ہیں، ڈاکٹر بھی موجود ہیں۔ cardiac سے متعلقہ بنیادی سہولیات جن میں ECG, TTT and Echo وہاں پر موجود ہیں جن سے ہمارے علاقے کے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ گزارش ہے کہ ہمارا علاقہ ہر طرف سے ڈیڑھ سو، دو سو کلو میٹر دُور ہے اور بہت ہی پسماندہ ہے اور ہمارے cardiac patients یہاں سے .tests etc کرا کے بہاولپور، لاہور یا ملتان جاتے ہیں۔ ہمارے THQ ہسپتال کے Cardiac Center میں اگر ایک angiography کی صرف ایک مشین دے دی جائے تو اُس سے ہمارا پورا ضلع مستفید ہو سکتا ہے۔ میں نے آج یہ بات اس لئے کی ہے کہ یہاں پر صحت کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ میری گزارش ہے کہ میری اس humble request کو متعلقہ محکمہ کو پہنچائیں تا کہ ہمارا یہ بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ وزیر صحت یہاں پر موجود نہیں ہیں لیکن آپ کا point valid ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ وزیر صحت کو صحت یابی دے اور وہ یہاں پر آپ کے کام بھی کریں۔ اب ہم Privilege Motions لیتے ہیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ!

ڈی ایف او بہاولپور کا معزز ممبر سے ہتک آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے عزیز عجم شاہ کھگہ ولد پیر احمد شاہ کھگہ (مرحوم) سابق ایم پی اے ساہیوال سکنہ ساہیوال آرڈر نمبر SOP(WL)12-XVI-2001/7 مورخہ 19/3/2019 کے تحت محکمہ جنگلات کو ایک لاکھ روپیہ ایڈوانس جمع کرانے کے بعد 2 کالے ہرن کے جوڑوں کی فراہمی کی اجازت دی گئی۔ میرے عزیز اپنی نجی مصروفیات اور کرونا کی بناء پر ملک سے باہر رہے۔ انہوں نے واپس آکر متعلقہ حکام سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ محکمہ نے ملی بھگت سے کالے ہرن کے دو جوڑے میرے نام پر کسی اور کو دے دیئے ہیں۔ میں نے اس معاملہ کو حل کرنے کے لئے سعید تبسم DFO بہاولپور سے فون پر رابطہ کیا کہ مجھے اس حوالے سے اصل صورتحال سے آگاہ کریں جس پر DFO نے صاف کہا کہ میں آپ کا ملازم نہیں کہ آپ کو بتاؤں۔ میں نے کہا کہ آپ سرکاری ملازم ہیں اور مجھے اصل صورتحال سے آگاہ کرنے کے پابند ہیں۔ اس بات پر آفیسر موصوف نے کہا کہ آپ وزیر اعلیٰ، وزیر جنگلات یا سیکرٹری جنگلات کو میری شکایت کر دیں کیونکہ میں آپ کو کوئی information دینے کا پابند نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! اگر کوئی بھی سرکاری اہلکار بدتمیزی سے پیش آتا ہے تو بطور ممبر پنجاب اسمبلی شکایت کرنے کا بہترین فورم پنجاب اسمبلی کا یہ مقدس ایوان ہے۔ DFO بہاولپور کے ہتک آمیز رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو ماہ میں اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد جاوید: پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

زمینداروں کو گھریلو استعمال کے لئے گندم کا کوٹہ مختص کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! ایک تو میں گندم کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ گندم کا سیزن ختم ہونے کو ہے اور زمین داروں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے آپ اپنی تحصیل میں دیکھ لیں کہ لوگوں کے گھروں میں جا کر اُن کے کھانے کی گندم کو بھی سیل کیا جا رہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ایک اصول بنایا جائے کہ ایک زمین دار کتنی گندم اپنے گھر رکھ سکتا ہے؟ میرے پاس 40 ملازم ہیں تو میں نے 2 من فی ملازم ہر ماہ اُنہیں گندم دینی ہے اس طرح مجھے ہر مہینے 80 من گندم اُن کے لئے چاہئے۔ میں نے 300 ایکڑ گندم کاشت کرنی ہے اُس کے لئے مجھے 450 من گندم برائے بیج درکار ہے۔ اس کے علاوہ میرے اپنے گھر کے افراد اور مہمان داری بھی ماشاء اللہ کافی زیادہ ہے تو اس طرح مجھے اپنے لئے بھی گندم کی ضرورت ہے۔ آپ مجھے کہیں کہ آپ 300 من گندم رکھ لیں باقی ہم ساری گندم اُٹھا کر لے جائیں گے تو اس کے لئے کوئی اصول بنایا جائے اور لوگوں کو بلاوجہ بے عزت نہ کیا جائے۔ آپ زمین دار کو جتنا تنگ کریں گے اگلے سال آپ اُتنا ہی تنگ ہوں گے۔ آپ یہ معاملہ گنے میں بھی دیکھ چکے ہیں اور اگلے سالوں میں آپ گندم میں بھی یہ ساری چیزیں دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر صحت کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ میں نے THQ ہسپتال خان پور کے بارے میں آپ سے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ وہاں پر Dialyses Center بنا ہوا ہے خدارا آپ اُس کو اب own کر لیں۔ ہم لوگوں سے پیسے مانگ مانگ کر تھک گئے ہیں۔ وہ ڈائیلسز سنٹر اگلے ماہ بند ہو جائے گا۔ اب ہمیں وہاں کوئی بندہ پیسے

دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے اس کا افتتاح کیا اب خدا کے لئے اس کو شروع کرا دیں۔ وہاں ساری مشینیں لوگوں نے donate کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! آپ جس ڈائیلاسز سنٹر کی بات کر رہے ہیں۔ سیکرٹری ہیلتھ جنوبی پنجاب وہاں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اس کو آئندہ بجٹ میں own کر لیں گے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مشینوں کے بارے میں تمام سیاسی جماعتوں نے contribute کیا ہے۔ ہم انشاءاللہ ان کو چلائیں گے۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ ہم ان کو چلا کر رہیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرے بھائی نے گندم کے حوالے سے جو بات کی ہے کہ لوگوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے کاشتکار کے لئے کوئی طریق کار بتائیں کہ آپ اتنی گندم رکھ سکتے ہیں۔ کاشتکار نے بیج بھی رکھنا ہے، خرچے کو بھی دیکھنا ہے، اپنے بال بچوں کو بھی دیکھنا ہے اور ملازموں کے لئے بھی گندم رکھنی ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کے لئے کوئی طریق کار بنائیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین! یہ بڑا valid point ہے اور ہم سب زمینداروں کا مسئلہ ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! یہ بہت صحیح بات کی گئی ہے۔ ہمارے وزیر خوراک یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ میں یہ مسئلہ ان تک پہنچا دوں گا اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کا حل نکالا جائے گا کہ جو گندم بیج، اپنی ضرورت اور ملازمین کے لئے چاہئے اس کے لئے exemption ہونی چاہئے۔ میں اس exemption کے لئے وزیر خوراک سے request کروں گا کہ immediately اپنے محکمہ کو ہدایات جاری فرمائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

لاہور جیل روڈ پر لیبارٹریز کی لوٹ مار سے شہری پریشان

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو کچھ ظلم و ستم، لوٹ کھسوٹ کا بازار ان نام نہاد Diagnostic Laboratories نے قوم کو عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ رب کریم سے قوم کو اجتماعی دعا مانگنی چاہئے کہ ان Diagnostic Laboratories سے اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔ ایک عام ٹیسٹ جس پر 50 روپے خرچ بھی نہیں آتا یہ Diagnostic Laboratories 800 روپے سے 3000 روپے تک وصول کر رہی ہیں۔ وہ ٹیسٹ جن پر 500 سے 700 روپے تک لگتا ہے بمعہ سٹاف سروس کے ان کے 15000 سے 20000 روپے تک لئے جا رہے ہیں۔ جیل روڈ پر واقعہ ایک Diagnostic Centre نے جو ظلم مریضوں کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور Biopsy & Endoscopy کے چکروں میں نام نہاد ڈاکٹروں اور پروفیسروں کے ساتھ مل کر جو ظلم روا رکھا ہوا ہے کا فوری طور پر محاسبہ ضروری ہے۔ محکمہ صحت نے مجرمانہ طور پر عرصہ دراز سے ان Laboratories سے چشم پوشی کی ہوئی ہے۔ ڈاکٹروں اور پروفیسروں کا ان Laboratories سے تعلق کی حقیقت جاننا مشکل نہ ہے۔ لیکن اس کے لئے حکومت کا عوام کی خدمت کی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ امر واقعہ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر مریضوں سے بے دریغ لوٹ مار کی جا رہی ہے۔ محرک یہ بات ذمہ داری سے کہتا ہے کہ ان Laboratories کی آمدن افیون اور ہیروئن کے ناجائز کاروبار سے اس نام نہاد جائز کاروبار میں زیادہ ہے۔ ان لیبارٹریز کے expense اور income کا Forensic Audit لازمی ہونا چاہئے۔ ایک عام بزنس، ایک عام کریانہ فروش، دودھ دہی کی دکان والا بھی لامحدود محکموں کے ٹیکسز بھگت رہا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر بے شمار محکموں کو جواب دہ ہے۔ حقیقتاً Ease of Doing Business ایک ڈھکوسلا ہے۔ کسی بھی لیبارٹری یا اس کی فرنچائز کی آمدنی آج ناقابل تصور ہے۔ یہ کوئی زیادہ پرانی بات نہ ہے جب کہ pharmacies اور Laboratories کہیں کہیں نظر آتی تھیں۔ آج ان pharmacies اور Laboratories کے جدید Outlets کناوں میں پھیلے ہوئے ہیں جو کہ کمال ہیں۔ حکومتی

ادارے کہاں ہیں جو قوم کو بتائیں کہ اس لوٹ کھسوٹ میں بیشتر نام نہاد مسیحا ملوث ہیں لیکن ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور مریضوں کا کوئی پرسان حال نہ ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! یہ المیہ ہے۔ میرا لاہور شہر سے بھی تعلق ہے لاہور میں میو ہسپتال کے ارد گرد کے علاقہ میں دو یا تین لیبارٹریز ہوتی تھیں۔ آپ یقین کیجئے اور میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک ہزار روپے سے زیادہ میں بڑے سے بڑا ٹیسٹ نہیں ہوتا۔ آج خدا نہ کرے کسی لیبارٹری سے واسطہ پڑ جائے۔ آپ غور کریں کہ وہ کیا لیتی ہے۔ میں ہاؤس اور آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں لاہور میں خود دو لیبارٹریز چلا رہا ہوں۔ الحمدللہ وہ دونوں فری لیبارٹریز ہیں۔ میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ خدارا حکومت ان پر توجہ دے۔ یہاں لوگ مصیبت میں گرفتار ہیں۔ یہاں وائرس نے جو حال کیا ہے کہ انسان گھر والوں سے ملنے سے بھی ڈرتا ہے اور اسے گھر میں بھی ماسک پہننا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین یہ بڑا burning issue ہے۔ وزیر صحت اس وقت یہاں پر موجود نہیں ہیں آپ اس پر کوئی ruling دیں کیونکہ یہ قوم کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! منسٹر صاحبہ نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 102/21 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 109/21 چودھری مظہر اقبال کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 110/21 جناب محمد کاظم پیرزادہ کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 126/21 جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔ جی، ملک صاحب!

ساہیوال ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا 30 گاڑیوں کی ڈبل رجسٹریشن کر کے بھاری نذرانہ وصول کرنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی

کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 23 مارچ 2021 روزنامہ پیغام اور دُنیا کی خبر کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب میں جعلسازی عروج پر، 30 گاڑیاں لاہور میں رجسٹرڈ ہونے کے باوجود وہی 30 گاڑیاں ساہیوال میں بھی رجسٹرڈ کر دی گئیں۔ علم ہونے پر ETO ساہیوال نے رجسٹریشن منسوخ کر دیں لیکن ڈائریکٹر ایکسائز ساہیوال نے ETO ساہیوال کی منسوخی کے عوض بھاری نذرانہ لے کر ڈبل رجسٹرڈ گاڑیوں کو بحال کر دیا۔ احوال یوں ہے کہ حساس ادارہ نے 30 ناکارہ گاڑیاں نیلام کیں جو MRA لاہور میں رجسٹرڈ ہو گئیں جبکہ same Auction Voucher پر MRA ساہیوال نے 2014 میں انہی 30 گاڑیوں کو دوبارہ رجسٹرڈ کر لیا۔ اس بابت جعلسازی کی FIR تھانہ فتح شیر ساہیوال میں درج ہوئی، اس کے باوجود پنجاب میں جعلی گاڑیاں چل رہی ہیں جبکہ اس ساری جعلسازی کا ذمہ دار حال تعینات ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن DG خان ہے۔ اس کی بابت کوئی گرفتاری ہوئی ہے اور نہ ہی ذمہ داران کو نوکری سے برخاست کیا گیا جس کی بابت عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم issue ہے کہ کسی کو اپنی ایک genuine registration کرانے کے لئے لاکھوں خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا کیس ہے جو proved ہے کہ یہ گاڑیاں double registered ہوئی ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد فرمادیں۔ میرے پاس تمام مصدقہ ریکارڈ موجود ہے اور جعل سازی proved ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ آپ میری تحریک التوائے کار کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد فرمادیں۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 142 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

صوبہ بھر میں نایاب جانوروں اور پرندوں کا غیر قانونی شکار کر کے گوشت ہوٹلوں کو سپلائی کیا جانا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں وائلڈ لائف محکمہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ وائلڈ لائف ایکٹ باقاعدہ بنایا گیا ہے تاکہ صوبہ بھر میں جانوروں اور پرندوں کے غیر قانونی شکار کو روکا جاسکے اور پرندوں اور جانوروں کی نسل کو ناپید ہونے سے بچایا جاسکے۔ اس کے باوجود صوبہ بھر میں پرندوں اور جانوروں کا شکار عروج پر ہے خاص کر ایسے پرندے اور جانور جن کی نسل ختم ہونے کے در پر ہے۔ اس کی مثال گوجرانوالہ شہر کی ہے۔ یہاں پر ایسے پرندوں اور جانوروں کی فروخت ہوٹلوں کو کی جاتی ہے جن کا شکار قانوناً جرم ہے۔ اس میں کالا ہرن، عام ہرن، تیتر، بٹیر، تلور، مرغابی اور ایسے ہی دوسرے جانور اور پرندے شامل ہیں جن کا وائلڈ لائف ایکٹ کے تحت شکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے باوجود گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، بھکر، جہلم وغیرہ میں ان کا شکار عام ہے اور ان شہروں کے ہوٹلوں میں ان کا گوشت اور کھانے میسر ہیں جس کی وجہ سے عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/21 محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ اس کا جواب آنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! محترمہ شازیہ عابد صاحبہ نے محکمہ لائیو سٹاک کے متعلق ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی جس میں انہوں نے روزنامہ "دنیا" مورخہ 8 جنوری 2021 کی ایک خبر کو quote کیا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ضلع راجن پور، ملتان اور جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع کے اندر vaccination وقت پر نہیں ہو رہی۔ میرے پاس مکمل ریکارڈ موجود ہے اور ہمارا vaccination کا جو شیڈول ہوتا ہے اُس کے مطابق ہمارا محکمہ vaccination کر رہا ہے۔ پچھلے کچھ سالوں کے مقابلے میں اس سال منہ کُھر کی بیماری کا incidence زیادہ رہا ہے جس کو ہم ring vaccination کے ذریعے cover کر رہے ہیں۔ ہم اپنے شیڈول کے مطابق vaccination کر رہے ہیں جبکہ خبر مبالغہ آرائی اور بہت exaggerated بنی ہوئی ہے لہٰذا میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اس بنا پر آپ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرنے کا حکم جاری فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جواب موصول ہو گیا ہے لہٰذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سردار صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آج دیکھ رہا ہوں کہ تحاریک التوائے کار کے حوالے سے اگر معزز منسٹر صاحبان موجود نہیں ہیں یا وہ نہیں آسکتے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو موجود ہونا چاہئے۔ یہ پنجاب کا ہاؤس ہے لیکن ہر تحریک التوائے کار pending ہی ہوتی جا رہی ہے۔ بزنس pending کرنے سے کام نہیں چلے گا لہٰذا میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے سب کی موجودگی کو ensure کروائیں۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! سردار صاحب نے ابھی جو بات کی ہے یہ ایک المیہ ہے اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس اسمبلی کی آج تک تین سالہ history یہ ہے کہ 92 فیصد تحاریک التوائے کار کے جواب اسی طرح pending ہی ہیں کیونکہ بزنس کو بہت ہی light لیا جاتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ آدھی تحاریک التوائے کار ایسی ہوں گی جن میں issues اہم نہیں ہیں یا جو issue برائے issue ہیں لیکن کچھ نہ کچھ ایسی ضرور ہیں جن میں burning issues موجود ہیں لیکن ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ جہاں پر اس اسمبلی کی تاریخ لکھی جا رہی ہے وہ معاف نہیں کرے گی۔ جتنی غیر فعال صورتحال اِس وقت اس اسمبلی کی ہے پہلے کبھی نہیں تھی۔ گھر کی جو بات چیت ہوتی ہے اس میں بھی اس طرح nodding نہیں ہوتی جو اب یہاں کے حالات ہیں اور صرف دن ہی پورے کرنے ہیں۔ میں یہی سوچتا ہوں کہ صرف دن پورے کرنے کے لئے پچھلے تین سال سے اجلاس چلایا جا رہا ہے۔ میں ایک چھوٹی سی بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں اور ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ استاد امانت علی خان ایک دن سٹوڈیو گئے وہاں راگ بھیروی کے اندر میوزک چل رہا تھا اور وہ ایک طرف بیٹھ گئے۔ چونکہ خبریں 7 بجے شروع ہونی تھیں لیکن میوزک تین منٹ پہلے ہی

ختم ہو گیا اور اُس کے بعد جب دوبارہ اُس کو اٹھایا تو تان ٹوٹ گئی۔ اُستاد کے منہ سے نکل گیا کہ اوئے اوئے یہ کیا کر رہے ہو تب پروڈیوسر نے کہا کہ یہ کچھ نہیں کر رہے بس 7 بجانا چاہ رہے ہیں۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی شاید نہیں سنبھل سکتی کیونکہ کہیں نہ کہیں تاریخ لکھی جا رہی ہے جو معاف نہیں کرے گی۔ تین سال میں جتنی تحاریک التوائے کار اور قراردادیں آئی ہیں اُن کا کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ لوگوں کو اختیار ہے کہ اگر issue اس level کا نہیں ہے تو اس کو floor پر ہی نہ لائیں۔ اس اسمبلی کے لئے یہ بہت بڑا المیہ ہے اور صرف ٹائم پورا کرنے کے لئے ہم آتے ہیں۔ یقین کیجئے کہ یہاں آکر وقت ضائع ہوتا ہے کیونکہ ہم عوام کے لئے کچھ نہیں کر رہے اور صرف وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد بندہ سوچتا ہے کہ اگر میں اپنے دفتر میں بیٹھتا تو کسی کا بھلا ہی کرتا۔ بہت شکریہ

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب مورخہ 9 مارچ 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شازیہ عابد کی ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی قرارداد pending کی جاتی ہے۔ اگلی زیر التواء قرارداد جناب مظفر علی شیخ کی ہے لیکن اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی زیر التواء قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے۔ اسے وہ پیش کریں۔

ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو ملکی و غیر ملکی کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اب آپ ذرا غور کیجئے گا کہ میں جو قرارداد پیش کرنے لگا ہوں اس کو سمجھنے کے لئے بھی کوئی سمجھدار چاہئے کیونکہ میں تو خیر ایسا ہی ہوں لیکن اس کو کون سمجھے گا؟ میں جو بات کروں گا اس کو ذرا سمجھ لیجئے گا۔

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7 فیصد غیر ملکی کرنسی اور ملکی کرنسی پر 11 فیصد تک دیا جا رہا ہے جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے ایک فیصد اور پاکستانی کرنسی پر تین سے چار فیصد دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35 فیصد تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10 فیصد لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7 فیصد غیر ملکی کرنسی اور ملکی کرنسی پر 11 فیصد تک دیا جا رہا ہے جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے ایک فیصد اور پاکستانی کرنسی پر تین سے چار فیصد دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35 فیصد تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10 فیصد لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔"

شیخ صاحب! چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ دیکھ لیں لیکن میں اس ہاؤس میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اس بات پر سپیکر صاحب کی Ruling بھی آ چکی ہے کہ جب بھی قراردادیں آئیں گی تب متعلقہ منسٹر اور محکمے کا سیکرٹری موجود ہو گا لیکن اس حوالے

سے چیف سیکرٹری کو پرواہ ہے نہ چیف منسٹر کو ہے۔ یہاں کوئی منسٹر آتا ہے نہ کوئی اور آتا ہے لہٰذا اس سارے سلسلے کو بند کر دیں۔ اتنی اچھی یہ قرارداد ہے اور اس پر جس طریقے سے exploitation ہوتی ہے I can understand جو شیخ صاحب فرما رہے ہیں۔ اس کو پھر رہنے دیں اور اگر کسی نے آنا ہی نہیں ہے تو پھر ہاؤس کو adjourn ہی کر دیں۔ میرے خیال میں یہاں پر سارے جہانگیر ترین گروپ میں ہی شامل ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ بات سمجھنے کے لئے میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت اس ملک کے عوام کو جس طرح لوٹا جارہا ہے اور جس طرح اس وقت banking spread بڑھا ہے۔ آپ دیکھیں کہ بنک 60/60, 45/45, 42/42 ارب روپے کا منافع declare کر رہے ہیں لیکن کیا کوئی پوچھنے والا ہے کہ یہ banking spread کس کا ہے کیونکہ یہ پیسا اسی عوام کا ہے۔ عوام کو دو یا تین فیصد بھی نہیں دیا جارہا لیکن بنک Resident سے 12 سے 13 فیصد منافع لے رہے ہیں اور یہ ظلم ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے کہ Residents کے پاس پیسا ضائع ہو رہا ہے یا دوسرے لفظوں میں جارہا ہے لیکن لوگوں کا reserve اور اس کو family silver کہتے ہیں وہ سارا ضائع ہو رہا ہے۔ اس قرارداد کا جواب دینے کے لئے جیسے خلیل سندھو صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ اس کے لئے باقاعدہ منسٹر کو یہاں بیٹھنا چاہئے اور اس کا جواب دینا چاہئے۔ میں نے صرف آپ کو دیکھا کہ آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں اور ہماری بات سن کر چلے جاتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک اتنا بڑا issue ہے جس پر میرے ساتھ کوئی بھی بیٹھ کر پورا دن بحث کر لے جو عوام کے ساتھ حشر ہو رہا ہے۔ اس طرح pending کرنے سے معاملات نہیں چلنے۔ مجھے کوئی حکومت کی طرف سے بتا دیں banking spread اور banking profit کیوں بڑھایا ہے۔ آپ کا آج بھی current account deficit down گیا اور مسلسل دسواں مہینہ یہ down جارہا ہے۔ آج جو حال ہے اگر اس پر بحث شروع کر دوں تو رات کے 8 بج جائیں گے۔ لیکن میں صرف اس floor پر بات کر کے اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس ملک میں اب کوئی saving نہیں کرے گا۔ آج سے دس پندرہ سال پہلے ایک add آتا تھا میرے اور آپ کے بزرگ کہتے تھے اللہ تجھے مقروض نہ کرے۔ آپ مجھے بتائیں جو loaning ہو رہی

ہے وہ کس ریٹ پر ہو رہی ہے اس کے نتیجہ میں یہ ملک zero saving پر چلا جائے گا۔بھارت کا آج بھی saving rate24،23 فیصد ہے ذرا غور کریں ہمارا saving rate کیا ہے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین! جی، ملک محمد احمد خان! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنی تھی۔

پوائنٹ آف آرڈر

اسمبلی گیلری میں متعلقہ افسران کی عدم موجودگی

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں نے اس نکتے پر بات کرنی ہے جو ہاؤس کی کارروائی اس میں گورنمنٹ ممبرز کے ساتھ ایک binding ہے۔وہ binding یہ ہے کہ جب اراکین کوئی سوال رکھیں اس کے جواب کے لئے ضروری ہے کہ حکومت موجود ہو۔اگر حکومت کی عدم توجہ کا یہ عالم ہو گا کہ جن سوالات یا قراردادوں پر جواب حکومت کی طرف سے آنا ہو گا اور حکومت غیر حاضر ہو گی تو اسمبلی کی یہ کارروائی بنیادی طور پر defeat of the scheme ہے۔اگر Custodian کے طور پر بحیثیت چیئرمین اور بحیثیت سپیکر اور ڈپٹی سپیکر آپ ان rulings کا فیصلہ نہیں کرتے اس چیئر پر سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحب multiple times دے چکے ہیں دو چار دفعہ کا تو میں عینی شاہد میں خود ہوں اجلاس روکا گیا اور اجلاس روکنے کے بعد یہ حکم دیا گیا کہ کارروائی تب شروع ہو گی جب تک متعلقہ لوگ اس گیلری کے اندر اور ان بنچز پر موجود ہوں گے this is very strange یہ ابھی چودھری صاحب کی مہربانی ہے وہ old parliamentarian ہیں اس بات کا احساس کرتے ہے۔لیکن جن specific subjects پر ابھی شیخ علاؤالدین نے بات کی کتنی بنیادی بات ہے کہ foreign remittances پر گورنمنٹ اس وقت اپنی ایک economic position لے economic position کوئی کوئی لے سکتا ہے۔حکومت کا یہ موقف کہ باہر سے foreign remittances آنے سے ہمارا کتنے بلین ڈالرز کا اضافہ ہوا ہے۔لیکن یہ نکتہ جو شیخ صاحب اٹھا رہے ہیں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اگر آپ کل یہ اعتراض کرتے رہے ہیں اور آپ کی پوری اس پر based ہے کہ ہم نے بہت بڑی ایک inflow inverts remittances کی لی ہے

تو وہ جناب اس طرح سے remittance لی ہے۔ if Sheikh Allauddin is right then it is doomsday ..... اس بات پر لازمی طور پر ایوان میں بات کرنی چاہئے۔

اسسٹنٹ کمشنر کے کسانوں کے گھروں پر گندم کے ذخیرے سیل کرنے کے لئے چھاپے

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ہم عوام کے نمائندہ ہیں کس سے جا کر بات کریں قصور میں، رحیم یار خان میں سرکاری گماشتے زمینداروں کے گھروں پر اسسٹنٹ کمشنرز کی سربراہی میں ریڈ کر کے ان کے گندم کے گوداموں کو سیل کیا جارہا اگر ان کی وہاں پر 300 من گندم پڑی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنی اس economic کو بھی چلانا ہے جہاں پر اس نے ششماہی دینی ہے ،ملازمین کے لئے رکھنا ہے، جو اس کے پاس ایگریکلچرل ورکرز ہیں ان کے لئے رکھنا ہے، اس نے اپنی food security insure کو کرنا اس حد تک جا کر گندم اٹھا رہے ۔ایسے کبھی ہوا ہے یہ تو اس طرح کا دور ہے جیسے اخراج لینے کا دور ہو۔ آپ کی حکومت میں کوئی alien باہر سے آکر قابض ہو گیا اور اس کے لوگ زمینداروں کے گھروں سے گوداموں سے زبردستی گندم چھین رہے کبھی اس طرح کا وقت نہیں دیکھا تھا۔ Is this what the government is Neither they are present in assembly کبھی کوئی کاشتکار یہ برداشت کرے گا جس کی 15،10،4،2 یا 100 ایکڑ زمین ہے کہ حکومت کے اہلکار جا کر ان کے گھروں پر گوداموں پر ریڈ کر رہے گندم اٹھانے کے لئے is this procurement policy یہ تو سر it is absolutely یہ ایوان بہت سارے کاشتکاران پر مشتمل ہے یہ جن لوگوں سے ووٹ لیکر آتے ہیں 70 فیصد وہ لوگ کاشتکار ہیں What is this sir? Please House کو apprise کریں یہ matter of concern ہے

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرتا ہوں جو ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ گندم کے بارے میں۔ پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں ملک صاحب کا کہ انہوں نے جب بھی کسی پوائنٹ کے اوپر یہاں پر بات کی ہے تو بہت ہی ایک Decent سے پیرائے میں اور ایک اچھے طریقے سے جیسے بہت اعلیٰ Experience

پارلیمنٹرین ہوتا ہے اور ان کا طرز مخاطب بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے میں تھوڑا سا کہہ چکا تھا چونکہ ہمارے فوڈ منسٹر صاحب یہاں پر تشریف نہیں رکھتے لیکن دو تین چیزیں ہیں جو میں ان کو پہنچاؤں گا۔ایک تو یہ ہے کہ زمیندار کا جتنا بھی ہے اس کی آج تک بڑی کلیئر ہے کہ جتنی ان کی زمین ہے وہ سوا من ایکڑ کے حساب سے ان کو بیج چاہئے ہوتا ہے وہ سال کے لئے۔ ایک وہ اور ایک ان کے ملازمین کے لئے ہوتا ہے وہ اپنے ملازمین کو دیتے ہیں جتنے بھی ان کے ملازمین ہوتے ہیں اور اپنے گھر کے اخراجات کے لئے اس کا تھوڑا سا plus کرکے اس کے لئے کوئی instruction جاری کی جائیں انتظامیہ کو یہ میں فوڈ منسٹر صاحب کو آپ کی تجویز پہنچاؤں گا تاکہ انتظامیہ کو یہ پہنچ جائے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہواور اس بارے میں یہ میں خود سمجھتا ہوں کہ کسان ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے ان کے مسائل ہم نے کم کرنے ہیں ان کو بڑھانا نہیں ہےاور اس پر آپ کا توجہ دلانے کا بہت شکریہ۔ ہم اس کو حل کریں گے۔

جناب چیئرمین:جی شہاب صاحب! کافی دیر سے بولنا چاہ رہے ہیں۔جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): شکریہ، جناب چیئرمین! میں شیخ علاؤالدین اور ملک محمد احمد خان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے صرف اور صرف یہ کہوں گا کہ خدا کے لئے honorable Minister یا پارلیمانی سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے۔اگر وہ answerable نہیں ہوں گے تو اس ہاؤس کی کارروائی بے معنی ہے اور اس ہاؤس کی تضحیک ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ کوئی تحریک التوائے کار ہو، کوئی قرارداد ہو یا کچھ بھی ہو answerable Minister کو موجود ہونا چاہئے اور اگر Minister موجود نہیں ہیں تو honorable پارلیمانی سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے تاکہ وہ جواب

دے سکیں۔ خدارا خدارا خدارا اس ہاؤس کی بے حرمتی مت کیجئے اور آج میں اس حوالے سے آپ کی رولنگ چاہوں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس بارے میں سپیکر صاحب کی رولنگ موجود ہے۔ شہاب الدین خان! With due apology you are a Government. تو آپ کو بھی اس معاملے میں effort کرنی چاہئے کیونکہ آپ بھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ شہاب الدین صاحب نے being a پارلیمانی سیکرٹری کیونکہ یہ حکومت کا حصہ ہیں، لیکن حق بات کہنے کی جرات کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے بھائی چودھری ظہیر الدین صاحب بیٹھے ہیں اور باقی بھی دوست ہیں تو جو اس ہاؤس کا حشر میں پچھلے تین سالوں سے دیکھ رہا ہوں وہ میں نے پچھلے 30 یا 35 سالوں میں کبھی اس طرح نہیں دیکھا۔ کبھی یہ possible ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں اور اس کا متعلقہ وزیر یا relevant آدمی یہاں موجود نہ ہو یا ڈیپارٹمنٹ کے 15 آدمی اس آفیسر گیلری میں نہ بیٹھے ہوں؟ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کہاں exist کرتی ہے اور حکومت exist جب کرتی ہے تو ان کے یہی آثار ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے یہاں دیکھا ہے کہ Call Attention Notice ہوتا تھا تو یہاں پر آئی جی پنجاب بھی بیٹھے ہوتے تھے، ڈی آئی جی بھی بیٹھے ہوتے تھے اور تمام متعلقہ آفیسرز بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آج Call Attention Notice کا جواب لاء منسٹر صاحب دیتے ہیں جن کا ایک انسپکٹر جو ان کا سٹاف آفیسر ہے وہ ساتھ ہوتا ہے یا کوئی ایک ڈی ایس پی اس علاقے کا ہوتا ہے۔ اس ہاؤس کا تقدس تین لوگ قائم رکھتے ہیں جن میں سب سے پہلے جناب سپیکر اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے اپنی efforts کرتے ہیں یا اپنی حکومت کی رٹ کو اس ہاؤس کے ذریعے

سے قائم رکھتے ہیں اور اس ہاؤس کی عزت کی بحالی کے لئے اقدامات کرتے ہیں۔ اس کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن ہوتے ہیں۔ یہ تین pillarsہیں اور آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں تو اب میں کسی کا نام کیا لوں کہ یہاں پر کیاrole playہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان نے گندم کی بات کی تو یقین کریں کہ ہر فورم پر ہر آدمی سے میں نے بات کی کہ دیہاتیوں سے آپ اتنی گندم لیں جتنی وہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ سٹاکسٹ نہیں ہیں بلکہ یہ اپنے پاس اپنی ضرورت کے لئے سال کی گندم رکھتے ہیں جس میں ان کے ملازموں اور ان کے پڑوسیوں کی ضرورت کا خرچہ بھی ہوتا ہے کیونکہ جب دیہات میں گندم کی کسی کے ہاں کمی آتی ہے تو ہم ایک دوسرے کو گندم دے دیتے ہیں۔ پچھلے سال یہ ہوا کہ جب میں اپنے گاؤں سے بھکر شہر آتا تھا تو میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا کہ چنگ چی رکشہ پر دیہاتی لوگ آٹے کے تھیلے لے کر جا رہے ہوتے تھے جنہیں دیکھ کر مجھے اس حکومت کی پالیسی پر ترس آیا کہ جب ہم پیٹتے رہے کہ دیہاتوں سے گندم نہ اٹھاؤ کیونکہ جب دیہاتوں سے گندم اٹھے گی تو crisesپیدا ہو گا اور وہی ہوا کہ crises بھی پیدا ہوا اور دیہاتی بھی پریشان ہوئے۔ سالہا سال سے ہم نے دیکھا کہ شہروں سے لوگ دیہاتوں میں آتے تھے اور اپنی ضرورت کی گندم خرید کر لے جاتے تھے لیکن اس دفعہ اس حکومت کی پالیسی کی وجہ سے پچھلے سال بھی اور اس سال بھی یہی ہو گا کہ لوگ شہروں سے تو کیا دیہاتوں سے بھی جا کر شہر میں آٹے کے تھیلے خریدتے تھے اور شام کو اپنے بچوں کے لئے لے کر جاتے تھے۔

جناب چیئرمین! یہ ہو کیا رہا ہے، یہ بنے گا کیا، کوئی نہیں یہ سوچتا کہ جو ہم اقدامات کر رہے ہیں اس کے side effects کیا ہوں گے اور عام لوگوں پر کیا اثر ہو گا؟ دیہاتی لوگ کبھی گندم کا سٹاک نہیں کرتے بلکہ وہ صرف اپنے بیج کی گندم رکھتے ہیں اور اپنے کھانے کی گندم رکھتے ہیں۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ پچھلے سال کی بات ہے میرے حلقے کا ایک آدمی جو کہ سات بھائی ہیں تو انہوں نے 150 بوری گندم اپنے سال کے اخراجات کے لئے رکھی۔ اسسٹنٹ کمشنر کو پتہ چلا تو پولیس کو ساتھ لے کر رات کو ڈیڑھ سو کی ڈیڑھ سو بوریاں اٹھا کر لے گئے۔ وہ آدمی صبح میرے پاس آیا اور رونے لگ گیا اور کہا کہ ہم سات بھائی ہیں۔ اگر سات بھائیوں کی دس، دس بوریاں بھی سال کی کھانے میں استعمال ہوں تو وہ 70 بوریاں ہو جاتی ہیں جبکہ میں نے 40/50

بوریاں بیچ کے لئے رکھی تھیں اور 25/20 بوریاں ویسے ہی ہم اپنے گھر کے اخراجات جن میں کوئی کپڑا یا سامان وغیرہ لینا ہوتا ہے اس کے لئے رکھی تھیں کیونکہ دیہاتیوں کا اسی پر گزارہ ہے۔ جب ان سات بھائیوں کی گندم حکومت نے اٹھالی اور وہ آٹا بازار سے لیں گے تو آپ بتائیں کہ کیسے ان کا نظام چلے گا اور کیسے باقی سلسلہ چلے گا؟

جناب چیئرمین! آپ مجھ سے بھی زیادہ اس بات سے آگاہ ہیں۔ اگر میں آپ کے سامنے بات کروں تو مجھے صرف آپ کو سنانے کے لئے بات کرنی ہے کیونکہ آپ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ بھی اسی طرح کے affectees ہیں جس طرح اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے باقی ممبران ہیں۔ یہ وقت گزر جائے گا کیونکہ تین سال گزر گئے ہیں تو آپ یہ جو نظام set کر رہے ہیں اور اس ہاؤس کا جو ستیاناس کر رہے ہیں، کسی کے ذہن میں اس ہاؤس کی کوئی قدر اور احترام نہیں ہے۔ افسر کیوں نہیں آتے کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ ہمیں یہ پوچھ ہی نہیں سکتے۔ پوچھنا حکومت نے ہوتا ہے اور جب حکومت کی اس طرح کی پالیسیاں ہوں گی تو وہ کسی افسر سے نہیں پوچھیں گے، کسی افسر سے نہیں کہیں گے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی قرارداد تھی اور آپ نے کیوں نہیں وہاں کوئی افسر مقرر کیا۔

جناب چیئرمین! میں خود 5/4 دفعہ منسٹر رہا ہوں اور جب بھی اسمبلی اجلاس ہوتا تھا تو ہر محکمہ کا سیکرٹری ایک افسر مقرر کرتا تھا چاہے ان کے محکمہ سے متعلق بزنس ہو یا نہ ہو کہ آپ کی ڈیوٹی ہے اور آپ نے ہاؤس میں جانا ہے اور note کرنا ہے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق کوئی بات تو نہیں ہوئی، کسی پوائنٹ آف آرڈر پر بات تو نہیں ہوئی یا کوئی بھی کسی قسم کی بات ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تو نہیں ہوئی جسے آپ نے note کرنا ہے اور فوری طور پر سیکرٹری محکمہ کو بتانا ہے جس پر دوسرے دن action ہوتا تھا۔ اس حوالے سے یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر آفیسرز بیٹھے ہیں جن سے آپ بھلے پوچھ لیں کیونکہ یہاں تو یہ بول نہیں سکتے۔ یہاں پر کوئی نظام ہی نہیں ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس کو اس طرح بے توقیر نہ کریں کہ public کا آپ پر جو ایک بھروسہ ہے یا آپ کے اوپر ایک اعتماد ہے وہ اٹھ جائے اور یہ جو حالات اس طرح کے ہو رہے ہیں ناں

توجب ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ہم اپنے اوپر وزن نہیں لیتے کہ لوگ ہمیں گالیاں کیوں دیں۔ ہم وہ گالیاں آگے pass کر دیتے ہیں اور ہم اپنے اوپر نہیں رکھتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جہاں یہ گالیاں جانی ہوتی ہیں ہم وہیں پہنچاتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے گلہ کرتے ہیں تو ہم اس سے بڑا گلہ ان کو مطمئن کرنے کے لئے اور انہیں یقین دلانے کے لئے کہ ہماری کارکردگی میں کوئی کمی نہیں ہے بلکہ کہیں اور کمی ہے۔ اس لئے ہم سارا ملبہ آگے پھینکتے ہیں تاکہ ہمارے اوپر کوئی حرف نہ آئے کیونکہ ہم دیانتداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو بات کر رہے ہیں وہ صحیح ہے۔ اس طرح نظام نہیں چلتے آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ اس پر میٹنگ کریں جس میں سپیکر صاحب بھی ہوں اور آپ بھی ہوں کیونکہ جب سے یہ ہاؤس معرض وجود میں آیا ہے آپ سپیکر صاحب سے بھی زیادہ اس چیئر پر ڈیوٹی کرتے ہیں۔ اگر ratio نکالی جائے تو آپ نے سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب سے زیادہ ہاؤس کو present کیا ہے۔ اس وقت ہم یہ نہیں دیکھ رہے کہ سعید اکبر خان اپوزیشن سے ہے یا حکومتی بنچز سے ہے بلکہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہمارا ہاؤس ہے اور ہم اس ہاؤس کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔ اس ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھنے کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ چودھری ظہیر الدین جو منسٹر ہیں وہ میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ ملک صاحب یہاں بیٹھے ہیں ہمارا اس پر consensus ہے کہ کسی ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں، قرارداد ہوں متعلقہ افسر کا گیلری میں موجود ہونا ضروری ہے۔ اس پر ہمارا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ہم سب ایک پیج پر ہیں اور ہم اس بات کو ensure کریں گے کہ اس طرح نظام نہ چلے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ میں اور جناب اکبر نوانی صاحب کئی دفعہ اکٹھے رہے ہیں اور ہماری بڑی پرانی یادیں ہیں۔ یہ ہمیشہ valid نکات کو اجاگر کرتے ہیں۔ جہاں تک گندم کی بات ہے وہ میں ان کے ارشاد فرمانے سے پہلے ہی گزارش کر چکا تھا کہ اسی parameter کے اندر جو دو تین چیزوں کی ضرورت ہے وہ میں فوڈ منسٹر تک پہنچاؤں گا اور آگے بھی کہوں گا کہ فوری طور پر ضلعی انتظامیہ کو کہا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے جو دوسری بات ارشاد فرمائی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اور وہ tradition بھی ہے۔ اگر پارلیمانی پریکٹس میں پڑھیں تو یہی کہا گیا ہے کہ these Houses are governed by precedents and traditions. اس کی traditions اور precedents یہی ہے کہ یہاں گیلری میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز موجود ہوں تاکہ ان کو آگاہی ہو کہ پبلک نمائندوں کے کیا مسائل ہیں۔ اگر وہ افسران اپنے آفس میں بیٹھے ہوں گے تو ان تک وہ تجاویز نہیں پہنچ سکتیں جو یہاں عوامی نمائندے پیش کر رہے ہوں گے۔ میں آپ سے اور جناب سپیکر سے بھی استدعا کروں گا کہ سیکرٹری صاحبان کو پابند کیا جائے کہ جب یہاں question hour ہو اس وقت وہ آفیسر گیلری میں لازمی موجود ہوں، جب adjournment motions take up ہوں اس وقت بھی ان کا نمائندہ یہاں موجود ہو۔ یہ بڑی valid بات ہے اور انشاءاللہ ہم اس پر عمل کرانے کی کوشش کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں معذرت خواہ ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی کو روک کر ہم اس مسئلے پر آپ کا زیادہ وقت لے رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: یہاں کوئی بندہ ہی نہیں ہے تو بات کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! یہ بات نہیں ہے everything is being recorded آپ ان کی بات سن لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! چودھری صاحب نے ایک بات بہت اچھی کی ہے اور اس پر ان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے as being part of the government ایک نکتہ یہ ہے کہ یہ واد گزاری کا دور نہیں ہے وہ قرون وسطیٰ سے پہلے ہوتا تھا۔ آج آئین پاکستان مجھے to be treated equally under the law اور وہ مجھے freedom of expression دیتا ہے۔ اگر میں اپنی گندم کاشت کرتا ہوں تو اس کاشتکار کے ساتھ یہ کتنا بڑا ظلم ہو گا کہ گورنمنٹ کی procurement policy یہ ہو گی کہ وہ ریڈ کر کے وہاں سے جا کر گندم اٹھائے گی۔ یہ عمل واد

گزاری کے نظام کی یاد تازہ کرتا ہے۔ یہ اپنی procurement کی کوئی effective policy دیتے جس کے اندر corporate structuring ہوتی جس میں کاشتکار اپنی free will کے ساتھ گورنمنٹ کو بھی گندم دیتا اور مارکیٹ میں بھی دیتا۔ مجھے پچھلے بجٹ میں فنانس منسٹر کی تقریر یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے procurement کا ہدف تھوڑا کیوں رکھا ہے تاکہ کاشتکار اپنی جنس کو منڈی تک خود لے جائے اور اس کے پاس یہ اختیار ہو جیسے ابھی سعید خان صاحب نے بھی کہا ہے۔ میرا مدعا صرف اتنا ہے کہ اگر کاشتکار کی اس طرح سے تذلیل ہو جبکہ وہ 60 سے 70 فیصد آبادی کا حصہ ہے، rural economy آپ کے ملک کی backbone ہے، وہ کاشتکار جو گندم اُگاتا ہے اور آپ کی food basket کو ensure بھی کرتا ہے اس سے گندم وصولنے کا کیا یہ طریقہ ہو گا کہ سرکار کے نمائندے جائیں گے اور جاکر ریڈ کریں گے؟ اس سے بڑی تذلیل پاکستان کے شہریوں کی اور ہو نہیں سکتی اور یہ پالیسی کا flaw ہے۔ This is what we are saying اس پر بھی تھوڑی مہربانی فرمائیں اور یہ اپنی کیبنٹ میں جاکر بات کریں کہ یہ آپ نے کیا نظام قائم کیا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! چودھری ظہیرالدین صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جو انہوں نے یہاں بات کی ہے انشاء اللہ وہ اس وعدے کو پورا کریں گے۔ اگر خدانخواستہ وعدہ پورا نہ ہوا تو چودھری صاحب! پھر کیا بنے گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارے ساتھی سعید اکبر صاحب نے بڑے اچھے انداز میں بات کی ہے، سب نے ان کی بات کی تائید کی ہے اور clapping بھی کی ہے۔ انہوں نے حقیقت کے موتیوں کو پرو کر پیش کیا ہے لہٰذا اس پر حکومت کو غور کرنا چاہئے۔ پہلے بھی چودھری ظہیرالدین صاحب اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں۔ جب کبھی ایسی بات ہوتی تھی اور کوئی بھی معاملہ آتا تھا تو گورنمنٹ کے آفیسرز جواب دینے کے لئے اس گیلری میں موجود ہوتے تھے۔ اگر کسی آفیسر نے کسی ایم پی اے کی بات نہیں سنی، ان کا ٹیلیفون نہیں سنا تو یقین جانیئے کہ ہاؤس کی طرف سے میرے

پاس اختیار تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس بندے کو کمیٹی میں پیش ہونا پڑتا تھا۔ اب کیا عالم ہے، اب آپ کی بات کون سنتا ہے؟ اگر کوئی ایم پی اے کسی افسر کو ٹیلیفون کرتا ہے اور وہ افسر ٹیلیفون نہ سنے تو آپ اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس دور میں اب یہ معاملات ہو رہے ہیں۔ اس پر ہمیں بڑا افسوس ہے لیکن ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ سائیڈ سے اور اپوزیشن سائیڈ سے ہمارے ساتھیوں نے جو بات کی ہے اس کو چودھری ظہیرالدین صاحب آگے پہنچائیں گے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس کے نتائج اچھے ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین صاحب کافی دیر سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! مجھے آپ سے بہت ہمدردی ہے جس طرح حالات کو آپ یہاں face کرتے ہیں اور میں نے اکثر دیکھا ہے کہ آپ کو کئی مرتبہ عجیب صورتحال کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ ابھی کسان کی بات ہو رہی تھی میں بھی ایک کسان ہوں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے پورے 6 مہینے یہ کہا کہ ہمارا trade gap بڑا ہے ہم نے گندم کی payment کی ہے کیونکہ ہمیں import کرنی پڑی۔ میں گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایکسپورٹ کی اجازت کس نے دی تھی؟ جب ایکسپورٹ اور امپورٹ دونوں کی C&F value میں فرق آیا تو اس کو ایوان میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ اگر میں اس کی detail میں جاؤں تو اس امپورٹ پر hot money استعمال ہو رہی ہے۔ یہ hot money اڑ جائے گی اس کے پیچھے sovereign guarantee ہے۔ پھر میرے اور آپ کے ملک کا اللہ ہی حافظ ہو گا۔ یہ پیسا یہاں رہے گا نہیں، یہ جو 11 فیصد پر پیسا لیا جا رہا ہے یہ hot money ہے۔ یہ وہی hot money ہے جو گندم میں استعمال ہو رہی ہے اور جو چینی میں استعمال ہو رہی ہے۔ میں گورنمنٹ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ہمارے کسان کو C&F value کا ہزار روپیہ کم دے کر لینے میں کیا حرج ہے؟ اگر گندم کی C&F value اڑھائی ہزار روپے من ہے تو کسان کو 2300 روپے من کیوں نہیں دیتے۔ پھر ہر آدمی willingly فروخت کرے گا۔ ہم ڈالر دے کر گندم امپورٹ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور اپنے کسان کو مارتے ہیں۔ کسان سے ایسی قیمت پر گندم لینا چاہتے ہیں جو valid ہی نہیں ہے جو اس کے وارے میں نہیں ہے۔ میرا حکومت سے بڑا simple

question ہے کہ جب تم گندم کو امپورٹ کر کے پھر subsidies کرتے ہو، ڈالر بھی دیتے ہو اور اس کو subsidies بھی کرتے ہو تو یہ کیا گورکھ دھندا ہے؟

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! مجھے regarding absence of officers and Ministers ایک اہم بات کرنی ہے۔ ہاؤس کا concern بڑا valid ہے ہمارے سینئر ممبران نے اس پر بات کی ہے

Sentiment of the House will be sent to the Chief Secretary and CM office.

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم جناب مظفر علی شیخ صاحب کی قرارداد لیتے ہیں۔

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر قائداعظم کی تصویر والے نوٹ پھینکنے پر پابندی کا مطالبہ

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائد اعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس امر پر فوری ban لگایا جائے۔ مزید برآں printed شدہ نوٹ مارکیٹ سے فوری طور پر forfeit کئے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائد اعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی

تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے
زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس
امر پر فوری ban لگایا جائے۔ مزید برآں printed شدہ نوٹ مارکیٹ
سے فوری طور پر forfeit کئے جائیں۔"

جی، وزیر پبلک پراسیکیوشن!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose نہیں کرتا لہٰذا قرارداد منظور کر لی جائے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر اکثر
لوگ نقلی نوٹ پھینکتے ہیں جن پر قائد اعظم کی تصویر یا دیگر اسلامی
تحریر درج ہوتی ہے جو اکثر پاؤں کے نیچے آنے سے بے حرمتی کے
زمرے میں آتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس
امر پر فوری ban لگایا جائے۔ مزید برآں printed شدہ نوٹ مارکیٹ
سے فوری طور پر forfeit کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھ لیں کہ متفقہ قرارداد کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ ہم سے پہلے بھی گندم کے ریٹ کے بارے میں متفقہ قرارداد منظور کی تھی کہ گندم کا ریٹ 2000 روپے من مقرر کیا جائے۔ اس پر پتا نہیں کیا ہوا لیکن حکومت گندم کا ریٹ 1800 روپے لے کر آئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب 2000 روپے فی من گندم والی قرارداد کی بات سن رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! جب قرارداد پاس ہوئی تو اس کی آواز کابینہ تک پہنچی تھی اس وقت 1600 روپے سے بڑھا کر 1800 روپے فی من گندم کی قیمت مقرر کی گئی تھی اور یہ متفقہ قرارداد کی وجہ سے کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please یہ take up کرلیں اس کے بعد ٹائم دوں گا۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

مقدس تحاریر والے اوراق کو سنبھالنے کے لئے مہم سازی اور قانون سازی کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارت اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارت اور

مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لٰہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔"

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں قرارداد کو oppose نہیں کرتا لیکن میں کچھ چیزیں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے کہا گیا ہے کہ اس کے لئے کوئی آگاہی مہم نہیں چلائی گئی ہے اور کوئی انتظام نہیں ہے تو پچھلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں یہاں پر specially ایک ادارہ بنایا گیا ہے اور اس کی بلڈنگ بہت بڑی بنائی گئی جس میں یہ اوراق اکٹھے کر کے ان کو recycle کر کے پھر ان پر قرآن شریف ہی پرنٹ ہوتا تھا۔ اس وقت بھی اسی آگاہی کی وجہ سے مدینہ یونیورسٹی والوں نے ایک awareness drive کی ہوئی ہے ان کی تقریباً 9 اضلاع کے اندر گاڑیاں ہیں اور ٹیلی فون نمبر دیئے ہوئے ہیں۔ جہاں پر مقدق اوراق ملتے ہیں جس پر بھی کوئی تحریر ہو۔ اس کا بھی یہی function ہے وہ ان کو لے جا کر recycle کرتے ہیں اور like brownish paper پر قرآان شریف اور احادیث مبارکہ کی کتب اس پر پرنٹ ہوتی ہیں اس پر کام ہو رہا ہے لیکن میں اس قرارداد کو oppose نہیں کرتا لٰہذا اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔ سندھو صاحب! دومنٹ، میں نے ان کو floor دیا ہے پھر میں آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بالکل منسٹر چودھری ظہیرالدین صاحب نے صحیح کہا ہے کہ چودھری پرویزالہیٰ صاحب کے دور میں یہ سلسلہ شروع ہوا تھا اور بہت effective طریقے سے شروع ہوا تھا لیکن اس وقت اس کی effectiveness بہت کم ہو گئی ہے۔ میں یہ بتانا چاہوں گی کہ اگر آپ کسی بھی جگہ پر جائیں جہاں پر پکوڑے والے اور عام ریڑیوں والے جو ہیں وہاں اسلامیات کی کتابیں اور جو آیات ہیں ان کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔ اخبارات پر پینٹ والے کہیں کھڑے ہو کر پینٹ کر رہے ہوتے ہیں تو میرا کہنے کا مقصد ہے کہ اس وقت ہمیں اس پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے، دیکھیں کہ ہر چیز کا آغاز اور end ادب سے ہی ہے۔ جب ادب نہیں رہتا تو رحمتیں اور برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت یہ بھی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ اس وقت جو عذاب نازل ہو رہے ہیں اور اس وقت ہم جن پریشانیوں کا شکار ہیں اس میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے جیسے ادب بھی کرنا اور عمل بھی کرنا یہ دونوں بہت important چیزیں ہیں جس پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ چودھری پرویزالہی نے ہر وہ اچھا کام کیا جو کہ اس معاشرے کی ضرورت ہے لیکن اس کو effective بنانے کے لئے اور اس میں مزید بہتری کرنے کے لئے اس کا دائرہ کار کو وسیع کیا جائے اور اس کی جہاں جہاں ضرورت ہے بلکہ ہر ادارے میں instructions جاری ہوں جیسے باقاعدہ قانون بنتا ہے۔ وہاں پر باقاعدہ boxes بنیں جس کے اندر یہ کتابیں اور اس طرح کی چیزوں کو رکھا جائے۔ جیسے recycling یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن یہ بہت important ہے کہ ہر جگہ پر اس کو زیادہ effective بنانے کے لئے زیادہ کام شروع کیا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں رحمت اور برکت ڈالے اور ہمارے اوپر عذاب جو ہیں وہ ختم کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں نے اس قرارداد پر بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے ہر قرارداد پر بات کرنی ہے۔ جی، آپ بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! مجھے rules بات کرنے کے لئے allow کرتے ہیں۔ میں محترمہ خدیجہ عمر کا شکر گزار ہوں کہ وہ بہت اچھی قرارداد لائی ہیں۔ ہم اس قرارداد سے agree کرتے ہیں اور جو چودھری ظہیر الدین صاحب نے فرمایا کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے اس چیز کا آغاز کیا تھا تو اس کے علاوہ پچھلے دس سال I was in the Cabinet also تو میاں شہباز شریف کے دور میں بھی یہ سلسلہ دس سال تک آگے چلا اور گورنمنٹ اس کا انتظام کرتی تھی۔ اب جو چودھری ظہیر الدین صاحب نے مدینہ یونیورسٹی کا کہا تو وہ پرائیویٹ یونیورسٹی ہے اور جو بات محترمہ خدیجہ عمر نے کی ہے کہ گورنمنٹ level پر کوئی اس قسم کا انتظام ہونا چاہئے۔ This is the State's responsibility. باقی قرارداد بہت اچھی ہے اور ہم اس کے حق میں ہیں اور اس کو endorse کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے عرض کیا تھا اور کہا تھا کہ گورنمنٹ کی آگاہی کی جو drive ہے اُسی کے نتیجے میں پرائیویٹ لوگ بھی آرہے ہیں اور اپنی ذمہ داری عوام کو ادا کرنی چاہئے۔ ان مقدس اوراق کو پکوڑے میں استعمال نہ کریں اور اگر کہیں ہو رہا ہے تو میں سندھو صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ پکوڑے نہ خریدیں جو ایسے اوراق میں ہوں۔ ہر چیز میں یہ کہہ دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ امر قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق بازاروں، گلیوں، تعلیمی اداروں میں بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت اور دیگر سماجی اداروں کی جانب سے مقدس اوراق کو سنبھالنے کے لئے آگاہی

مہم بھی نہیں چلائی جاتی۔ یہ ایوان یہ بھی سمجھتا ہے کہ پنجاب حکومت کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ قانون نہ ہونے کی وجہ سے مقدس اوراق کو اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کا کام نہیں کر رہا۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اسماء الحسنیٰ مقدس ہستیوں کے اسماء لکھے ہوئے اخبارات اور مقدس اوراق کو مناسب طریقے سے سنبھالنے کے لئے بھرپور آگاہی مہم چلانے اور جلد از جلد قانون سازی کے لئے کارروائی کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب احسان الحق اور جناب محمد افضل کی ہے تو ان کی طرف سے pending کرنے کی درخواست آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کرتے ہیں۔

اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:-

"2007 میں بچوں کے تحفظ کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں"۔

جناب چیئر مین: جی، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"2007 میں بچوں کے تحفظ کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں"۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین ! اس حوالے سے متعلقہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے آفیسر ایوان میں ہونے چاہئے تھے وہ موجود نہیں ہیں میری گزارش ہے اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس قرارداد کو جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد محترمہ سبرینا جاوید کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

فاسٹ فوڈ اور غیر متوازن خوراک پر فی الفور پابندی عائد کرنے کا مطالبہ

محترمہ سبرینا جاوید: جناب چیئر مین ! شکریہ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحت مندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"انٹرنیشنل ادارے سینٹر آف سائنس ان پبلک انٹرسٹ کی رپورٹ میں غیر متوازن غذا کے استعمال کو امراض قلب اور ذیابیطس کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دُنیا بھر کے طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسی فاسٹ فوڈ / غیر صحت مندانہ خوراک پر فی الفور پابندی عائد کی جائے جو انسان کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور جن سے انسان موٹاپا، شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں"۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب تو تشریف فرما نہیں ہیں لیکن محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آیا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ متوازن غذا ایک ایسی غذا ہے جس میں تمام nutrition جو کہ ایک صحت مند نشو نما کے لئے ضروری ہے مناسب مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ غیر متوازن غذا اور متوازن غذا سے جس میں وہ تمام اجزاء جیسا کہ protein اور carbohydrates وغیرہ جو کہ اس کی صحت مند نشو نما کے لئے ضروری ہے اجزاء ہیں یا تو بہت کم یا بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بین الاقوامی طریق کار سے 0.5percent Acid package food میں لازمی قرار دیا ہے مزید یہ کہ package food item میں مختلف رنگ جیسا کہ سرخ، سبز اور پیلا کی labeling کو صارف کی آگاہی کے لئے متعارف کروا رہا ہے تا کہ صارف product میں موجودہ اجزاء کی مقدار کو جانچ سکے مزید یہ کہ فاسٹ فوڈ کے حوالے سے calories کی مقدار کو درج کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ متوازن و غیر متوازن غذا کا اثر انفرادی طور پر مختلف ہوتا ہے ایک طرح کی غذا کا اثر کسی پر اچھا ہو سکتا ہے اور کسی پر برا ہو سکتا ہے لہذا کسی غذا کو غیر متوازن غذا قرار دے کر تمام طبقے کو اس کے استعمال سے نہیں روکا جا سکتا ہے۔ غیر متوازن، غیر صحت مند غذا پر پابندی عائد کرنا حل نہ ہے بلکہ اس کا حل لوگوں میں شعور اور آگاہی پیدا کرنا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا nutrition section لوگوں کو ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے متوازن غذا کی اہمیت کے بارے میں آگاہی پر مؤثر طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس جواب کی روشنی میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس قرارداد کے بارے میں جو فیصلہ کرنا ہے وہ آپ فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سبرینا جاوید! آپ اس قرارداد کو withdraw کرنا چاہتی ہیں، اس کا جواب تو آگیا ہے؟

محترمہ سبرینا جاوید: جناب چیئرمین! میں نے یہ قرارداد پیش کی تھی کیوں کہ میں اس کو بہت لازمی سمجھتی ہوں ہماری جو نئی generation ہے یہ بہت unhealthy food کھا رہی اور ایک دم اس ملک سے میرے خیال میں جیسے میرے بھائی چودھری ظہیر الدین نے اس کا جواب دیا اُس حساب سے اس کو فل فور ختم بھی نہیں کیا جاسکتا لیکن میری پھر اس ایوان سے گزارش ہے کہ اس کو کسی نہ کسی طرح discourage ضرور کیا جائے تاکہ ہماری آنے والی نسل healthy ہو۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو withdraw کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری مظہر اقبال! وہ قرارداد withdraw ہو گئی ہے۔ جی جناب محمد طاہر پرویز! اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں چھوٹی بڑی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنانے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس

امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے"۔

جناب چیئر مین: جی، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے"۔

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو قرار داد ہے یہ اچھی تجویز ہے اور اس میں کسی قسم کا ڈر نہیں ہے اگر چیئر اس کو take-up کرنا چاہئے تو میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

جناب چیئر مین: چودھری ظہیر الدین! آپ اس قرارداد کو متعلقہ منسٹر کے آنے تک pending کرنا چاہتے ہیں یا اس کے حوالے سے voting کی suggestion دیتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! اس قرارداد کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے متعلقہ منسٹر صاحب کے آنے پر اس کو take-up کر لیا جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! آپ اس پر voting کروا لیں۔

جناب چیئرمین: جی، محمد طاہر پرویز! اس قرارداد کو pending کیا ہے متعلقہ منسٹر آجائیں پھر اس پر voting ہو جائے گی۔ اگلی قرارداد محترمہ ثانیہ کامران کی ہے۔ جی، محترمہ ثانیہ کامران اپنی قرارداد پیش کریں۔

کمرشل وہیکلز کی مکمل جانچ پڑتال کرکے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مطالبہ

محترمہ ثانیہ کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں کمرشل وہیکلز کے جعلی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں اور فضائی آلودگی بھی بڑھ رہی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ کمرشل وہیکلز کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے پہلے حقیقی طور پر گاڑیوں کی مکمل جانچ پڑتال ہونا ضروری ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کمرشل وہیکلز کی حقیقی طور پر مکمل جانچ پڑتال کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے عمل کو شفاف بنایا جائے"۔

جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے جدید طرز کا Punjab Vehicle Inspection and

Certification System (Vics)صوبہ بھر میں متعارف کرایا ہے اس سلسلے میں 2015سے اب تک27 VICS centers Swedenکی کمپنی کے اشتراک سے تعمیر کئے گئے ہیں جہاں پر کمپیوٹرائزڈ چیکنگ کے بعد کمرشل گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت مندرجہ ذیل کمپیوٹرائزڈ ٹیسٹ کے بعد کمرشل گاڑیوں کی فٹنس کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(1) Alignment inspection

(2) Break inspection

(3) Visual inspection

(4) Suspension verification

(5) Headlight inspection

(6) Emission inspection

(7) Noise inspection

(8) Seat belt inspection

ان سنٹرز پر اب تک475000سے زائدinspections کی جا چکی ہیں۔ کرونا وائرس کی وجہ سے یہ سنٹرز بند کئے گئے تھے تاہم مرحلہ وار ان سنٹرز کو دوبارہ سےoperationalکیا جارہا ہے۔ اب تکVICS Centers لاہور (گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو) گجرات، راولپنڈی، رحیم یار خان، چکوال، خانیوال، پاکپتن کو دوبارہ سےoperationalکیا جا چکا ہے۔ اس سال کے آخر تک اس سسٹم کو صوبہ بھر کے تمام اضلاع تک پھیلا دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ ثانیہ کامران:

محترمہ ثانیہ کامران: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے تمامinformationدے دی ہے and I hopeجیسے کہCOVID-19کی وجہ سے حالات بہتر ہوتے ہیں تو یہ معاملات مزید شفاف ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس قرارداد کوdispose ofکیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ نے اس وقت میری بات ہی نہیں سنی۔ چودھری ظہیر الدین نے صحیح فرمایا ہے کہ شہباز شریف نے 2015 میں سویڈن کمیٹی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا یہ بالکل ٹھیک ہے لہذا اس قرارداد کو پاس ہونا چاہیے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ساہیوال ورکرز کا ایک burning issue ہے جس کی طرف میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پنجاب سوشل سیکورٹی ہسپتال، ساہیوال میں 53 ہزار سے زائد ورکرز علاج معالجہ کی سہولت لے رہے تھے۔ ساہیوال جو کہ divisional headquarter ہے جس میں ضلع پاکپتن اور اوکاڑہ شامل ہیں۔ صحت جو کہ ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے ان 53 ہزار سے زائد ورکرز کا ہسپتال تھا اس کو بدقسمتی سے 30 اپریل 2021 کو re-designate کر کے ڈسپنسری کا درجہ دے دیا گیا ہے اور وہاں پر علاج معالجہ تمام سہولیات واپس لے لی گئی ہیں۔ مجھے یہ کہنے دیں کہ اس ریاست نابینہ میں ہم سے اور کیا کیا چھینا جائے گا؟ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے یہ مسئلہ میری یا آپ کی ذات کا نہیں ہے یہ مسئلہ ان غریب غرباء کا ہے جو کہ ورکرز ہیں جو کہ آپ کے ہمارے اور اس صوبے کے لئے محنت کرتے ہیں اور زرمبادلہ کماتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کریں اور اس حوالے سے رپورٹ منگوائیں۔ اس وقت محکمہ اس ہسپتال کو re-designate نہ کرے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ملک صاحب! آپ کی اس بات کا لیبر منسٹر صاحب آ کر جواب دیں گے۔

The House is adjourned to meet on Friday, 7th May 2021 at 9am.